﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد 18 | جمعۃ المبارک 07/اکتوبر 2011ء — 08/ذی القعدہ 1432 ہجری قمری ❁ 07/اخاء 1390 ہجری شمسی | شمارہ 40

خرِ دجّال

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

دجّال کے گدھے کے ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں کا فاصلہ ایک دن اور ایک رات کے برابر ہوگا اور وہ ساری زمین کا سفر کرے گا وہ بادلوں کو پکڑنے پر قادر ہوگا اور سورج کے غروب ہونے کی جانب سفر کرتے ہوئے سورج سے بھی آگے نکل جائے گا۔ وہ سمندر میں چلے گا اور سمندر کا پانی اس کے ٹخنوں تک ہوگا۔ اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ اور پیچھے سبز رنگ کا پہاڑ ہوگا۔ جب وہ سفر کرے گا تو بلند آواز سے یہ اعلان کرے گا اے میرے دوستو میری طرف آجاؤ۔ اے میرے دوستو میری طرف آجاؤ۔

(کنزالعمال جلد14 صفحہ259 کتاب القیامۃ من قسم الافعال باب الدجال۔ حدیث39702)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی۔ ستمبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی لندن سے روانگی اور بیت السبوح (فرینکفرٹ۔ جرمنی) میں ورود مسعود اور والہانہ استقبال۔

مرکزی لائبریری اور شعبہ اشاعت (جرمنی) کے سٹور اور سٹاک کا معائنہ اور اہم ہدایات۔ فیملی ملاقاتیں۔

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

لندن سے روانگی اور جرمنی میں ورود مسعود

12/ستمبر 2011ء بروز سوموار:

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سال 2011ء میں جرمنی کا یہ دوسرا سفر ہے۔ قبل ازیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 12/جون تا 2/جولائی 2011ء جرمنی کا دورہ فرمایا تھا جس کی رپورٹس شائع ہوچکی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمنی کے اس دوسرے سفر کے لئے صبح سوا دس بجے اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد و خواتین صبح سے ہی مسجد کے احاطہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور دعا کروائی۔

دعا کے بعد چار گاڑیوں پر مشتمل قافلہ یوکے کی بندرگاہ Dover کے لئے روانہ ہوا۔ ایک گھنٹہ پچیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Dover پہنچے۔ مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یوکے، مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مبلغ انچارج یوکے، مکرم مبارک احمد صاحب ظفر ایڈیشنل وکیل المال لندن، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری) مکرم مرزا ناصر انعام صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ لندن)، چوہدری رفیق احمد صاحب (نائب صدر انصاراللہ یوکے)، رانا فاروق احمد صاحب (نائب صدر خدام الاحمدیہ یوکے)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) اور خدام کی سیکورٹی ٹیم حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے Dover تک قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ Dover پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ساتھ آنے والے ان سبھی احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

پاسپورٹ، امیگریشن اور دیگر سفری دستاویزات کی کلیئرنس کے بعد قافلہ کی گاڑیاں P&O Ferries کے پارکنگ ایریا میں پارک ہوئیں۔ پروگرام کے مطابق سوا بارہ بجے فیری p&O میں سوار ہونا تھا اور یہاں Dover کی بندرگاہ سے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانگی تھی۔

آج موسم بہت خراب تھا۔ 75 سے 80 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی طوفانی ہواؤں نے سمندر میں تلاطم برپا کیا ہوا تھا جس کی وجہ سے Ferries جہاں اپنے شیڈول میں کئی کئی گھنٹے کی تاخیر کا شکار تھیں وہاں سمندری لہروں میں شدّت اور طغیانی کی وجہ سے ان کے چلنے اور بندرگاہ پر لنگرانداز ہونے میں بھی بہت مشکلات پیش آرہی تھیں جس کی وجہ سے ایک غیر یقینی صورتحال پیدا ہوگئی تھی۔ قریباً ایک گھنٹہ سے زائد انتظار کے بعد اور اس غیر یقینی صورتحال کے پیش نظر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک متبادل راستہ Channel Tunnel کے ذریعہ سفر اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی۔

چنانچہ Dover بندرگاہ سے ChannelTunnel کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد ایک بج کر 25 منٹ پر Channel Tunnel پہنچے۔ اس بیس منٹ کے سفر کے دوران ہی ہنگامی طور پر بذریعہ فون قافلے کی چاروں گاڑیوں کی بکنگ کروالی گئی تھی اور سوا دو بجے روانہ ہونے والی گاڑی (Train) میں چاروں گاڑیوں کو جگہ مل گئی۔ Main Entrance پر پہنچنے سے ایک منٹ قبل بکنگ کی کارروائی مکمل ہوئی تھی۔ امیگریشن کی کارروائی اور دیگر امور کی تکمیل کے بعد دو بج کر 10 منٹ پر گاڑیاں ٹرین پر بورڈ (Board) کی گئیں۔ یہ ٹرین دو منازل پر مشتمل ہے اور اس کے اندر ایک وقت میں 180 کاریں مع مسافر Board کی جاتی ہیں۔

دو بج کر 24 منٹ پر، 140 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے یہ گاڑی فرانس کے ساحلی شہر Calais کے لئے روانہ ہوئی۔ ٹرین کے اس سفر کے دوران ہی جرمنی سے حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے وفد کو بذریعہ فون اطلاع دی گئی کہ اب Calais پورٹ پر آمد نہیں ہوگی بلکہ چینل ٹنل کا روٹ لیا گیا ہے اس لئے آپ اپنی جگہ تبدیل کرکے اس نئے روٹ پر آجائیں۔

Channel Tunnel برطانیہ اور فرانس کے درمیان واقع سمندر English Channel میں بنائی گئی ہے اور یہ سمندر کے نیچے سے گزرتی ہوئی دونوں ملکوں کی سرحدوں کو آپس میں ملاتی ہے۔ اس سرنگ (Tunnel) کی کُل لمبائی 50.5 کلومیٹر (31.4 میل) ہے۔ اس ٹنل میں تیز رفتار مسافر بردار ٹرینیں چلتی ہیں جن کی رفتار 186 میل فی گھنٹہ ہے۔ اسی طرح ایسی ٹرینیں بھی چلتی ہیں جن میں کاریں، بسیں اور ٹرک وغیرہ مسافروں سمیت Board کئے جاتے ہیں۔ ان کی رفتار قدرے کم ہوتی ہے۔ اس ٹنل کا گہرا ترین حصہ سمندر کی تہہ سے 75 میٹر (250 فٹ) نیچے ہے۔ اب تک پانی کے نیچے بننے والی ٹنلز میں سے یہ دنیا کی سب سے بڑی ٹنل ہے۔ دنیا کی تاریخ کے اِس مہنگے اور مشکل ترین منصوبہ کا آغاز 1987ء میں ہوا جبکہ اس کی تکمیل 1994ء میں ہوئی۔ سرنگ کھودنے اور اس کی تکمیل کا کام 15 ہزار کارکنوں نے سات سال سے زائد عرصہ تک کیا جس کے لئے دونوں ممالک نے گیارہ خصوصی مشینیں تیار کی تھیں جنہیں Tunnel Boring Machines کا نام دیا گیا۔ سرنگ کھودنے کا آغاز یکم دسمبر 1987ء کو دونوں ممالک کے ساحلوں سے شروع ہوا اور یکم دسمبر 1990ء کو دونوں ممالک کی ٹنل کھودنے والی مشینیں سمندر کی تہہ سے 40 میٹر نیچے ایک دوسرے سے آملیں۔ مئی 1991ء میں دونوں اطراف کی ریل کی پٹڑیوں کو آپس میں جوڑ دیا گیا۔ اس منصوبہ پر کُل لاگت دس ارب پاؤنڈ آئی۔ اس ٹنل کو دنیا کے جدید دور کے سات عجائبات میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس سرنگ کا باقاعدہ افتتاح 6 مئی 1994ء کو برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم اور فرانس کے صدر فرانکو متراں نے کیا۔ اس 31 میل لمبی سرنگ میں سے 24 میل کا حصہ سمندر کے نیچے ہے۔

قریباً نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق 3 بج کر 55 منٹ پر فرانس کے شہر Calais پہنچے۔ (فرانس کا وقت برطانیہ کے وقت سے ایک گھنٹہ آگے ہے)۔

ٹرین رکنے کے بعد پانچ منٹ کے وقفہ سے گاڑیاں ٹرین سے باہر آئیں اور موٹروے پر سفر شروع ہوا۔

مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی، مکرم الیاس مجوکہ صاحب نیشنل جنرل سیکرٹری، مکرم یحییٰ صاحب اسسٹنٹ جنرل سیکرٹری جرمنی، مکرم عبداللہ سپراء صاحب، مکرم حافظ عمران صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اور مکرم فیضان اعجاز صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی اپنی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق موٹروے پر ایک پٹرول پمپ کے پارکنگ ایریا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منتظر تھے اور یہاں سے انہوں نے حضور انور کی گاڑی کو Escort کرنا تھا۔ جرمنی سے آنے والا یہ قافلہ چھ صد کلومیٹر سے زائد کا سفر طے کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استقبال کے لئے یہاں پہنچا تھا۔ چنانچہ موٹروے پر سفر شروع ہونے کے چند کلومیٹر بعد جرمنی والے قافلہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے قافلہ کو join کیا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی کو Escort کیا اور یہاں سے جرمنی کے شہر فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

فرانس کے ساحلی شہر Calais سے فرینکفرٹ (جرمنی) کا فاصلہ 645 کلومیٹر ہے۔ قریباً 56 کلومیٹر کا سفر طے کرنے کے بعد فرانس کا بارڈر کراس کرکے بیلجیئم کی حدود میں داخل ہوئے۔ مزید پچاس کلومیٹر کے سفر کے بعد، جماعت جرمنی نے مین ہائی وے پر بیلجیم کے شہر Ostendey کے قریب Jabbeke کے مقام پر ایک ریسٹورنٹ Carstel

میں دوپہر کے کھانے اور نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ قریباً پانچ بجے قافلہ یہاں پہنچا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی گاڑی سے باہر تشریف لائے اور جرمنی سے استقبال کے لئے آنے والے سب احباب کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور سفر کے تعلق میں امیر صاحب جرمنی سے گفتگو فرمائی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک کھلے لان میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی اور کھانے کے بعد چھ بجے یہاں سے اگلے سفر کے لئے روانگی ہوئی اور یہاں Jabbeke سے برسلز کی طرف روانہ ہوئے۔ برسلز سے گزرتے ہوئے جرمنی کے شہر آخن (Achen) پر بیلجیم اور جرمنی کا بارڈر کراس کر کے جرمنی کی حدود میں داخل ہوئے۔ آخن سے قریباً پچیس کلومیٹر کے سفر کے بعد مین ہائی وے پر ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے موٹروے کو بند کر دیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے راستہ تبدیل کر کے Koblenz سے ہوتے ہوئے رات پونے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بیت السبوح فرینکفرٹ میں ورود مسعود ہوا۔ اس طرح Jabbeke سے فرینکفرٹ تک 540 کلومیٹر کا یہ سفر پونے پانچ گھنٹے میں بغیر کہیں رُکے طے ہوا۔

جونہی حضور انور کی گاڑی ''بیت السبوح'' کے بیرونی گیٹ سے اندر داخل ہوئی۔ فرینکفرٹ شہر اور اردگرد کی جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچوں اور بچیوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُر جوش استقبال کیا۔ بچیاں ایک ہی جیسے خوبصورت لباس میں ملبوس دعائیہ اور خیر مقدمی گیت پیش کر رہی تھیں۔ ہر طرف سے ہاتھ بلند تھے اور اھلاً وسھلاً و مرحبا کی آوازیں آ رہی تھیں۔ ایک طرف کھڑے احباب نعرے بلند کر رہے تھے۔ فرینکفرٹ (Frankfurt)، Gross Gerau، Darmstadt، Riedstadt، Offenbach اور Viesbaden کی لوکل امارات کے 45 حلقوں کے علاوہ Mainz, Friedberg, BadHamburg, Dietzenbach, Usingen, Steinbach, Hanau, Ruesselsheim, Moerfelden اور Konigstein کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت شام سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور حضور انور کے دیدار کے منتظر تھے۔

بیت السبوح کے احاطہ میں ایک آرائشی دروازہ بنایا گیا تھا اور جس راستہ سے حضور انور نے گزر کر جانا تھا اُسے دونوں اطراف سے روشنیوں سے سجایا گیا تھا۔ جونہی حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل امیر فرینکفرٹ مکرم ادریس احمد صاحب اور مبلغ سلسلہ مکرم مبارک احمد تنویر صاحب اور نیشنل سیکرٹری امور عامہ مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور خواتین اور بچیوں کے پاس سے اور آگے دورویہ کھڑے احباب کے درمیان سے گزرتے ہوئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

13/ستمبر 2011ء بروز منگل:

صبح چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''بیت السبوح'' میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز ظہر پڑھائی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے ارشاد فرمایا کہ نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر جمع نہیں ہوگی بلکہ ساڑھے پانچ بجے نماز عصر ادا ہوگی اور نماز مغرب وعشاء سوا آٹھ بجے ادا ہوں گی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز عصر پڑھائی۔

لائبریری کا معائنہ

نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرکزی لائبریری کا معائنہ فرمایا۔ چند روز قبل مرکزی لائبریری میں Exhaust Fan میں بجلی کی تاروں میں خرابی کی وجہ سے آگ لگ گئی تھی اور لائبریری کے ایک حصہ کو نقصان پہنچا تھا۔ الحمدللہ کہ لائبریری کی تمام کتب محفوظ رہیں۔ بروقت علم ہو جانے پر کارکنان اور جامعہ کے طلباء نے آگ بجھانے کی کوشش شروع کر دی جس کی وجہ سے آگ پھیل نہ سکی اور بڑے نقصان سے محفوظ رہے پھر بقیہ کام فائر بریگیڈ نے کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تفصیل سے جائزہ لیا۔ لائبریری کی قریباً تمام کتب کو دھواں پہنچا ہے اور جو کتب آگ والی جگہ کے قریب تھیں ان پر دھویں کے اثرات بہت زیادہ تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ یہاں Smoke Alarm لگوائیں۔

شعبہ اشاعت کے سٹور کا معائنہ

بعدازاں لائبریری سے ملحقہ شعبہ اشاعت کے سٹور اور کتب کے سٹاک کا بھی حضور انور نے جائزہ لیا اور امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی جو کتب فروخت نہیں ہو رہیں ان کے نکاس کے لئے خاص کوشش کریں۔ جائزہ لیں کہ کون کونسی کتب کتنی دیر سے پڑی ہوئی ہیں۔ پھر ان کو نکالنے کے لئے کوشش کریں۔ امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ہم اس کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور اب خدام کے اجتماع کے موقع پر بھی ان کتب کو نکالنے کا پروگرام ہے۔ آئندہ بھی کوشش کریں گے۔ شعبہ اشاعت کے کتب کے سٹور اور سٹاک کے معائنہ کے دوران بھی حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ یہاں بھی مختلف حصوں میں Smoke Alarm لگوائیں۔

امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ جب جامعہ کے طلباء اور بعض دوسرے نوجوان آگ بجھا رہے تھے تو ان پر دھویں کا اثر ہوا ہے۔ بعض نوجوانوں کو بعد میں ہسپتال لے جانا پڑا تھا۔ بعض جلدی فارغ ہو گئے اور جامعہ کے ایک طالبعلم کو بارہ گھنٹے تک آکسیجن لگی رہی۔ اس کے بعد ہسپتال والوں نے اُسے کلیئر کیا۔ معائنہ کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر تشریف لائے تو جامعہ کے چند طلباء باہر کھڑے تھے۔ حضور انور نے اس طالبعلم (محمد بلال اویس) کے بارہ میں دریافت فرمایا جسے بارہ گھنٹے تک ہسپتال میں رہنا پڑا تھا۔ حضور انور نے موصوف کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا اور صحت کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ تین دن تک ہومیوپیتھک دوائی ''کاربوویج'' استعمال کرو۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں سات بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 21 فیملیز کے 77 افراد نے اور دو سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج ملاقات کرنے والوں میں Frankfurt کے علاوہ Griesheim, Wiesbaden, Giessen, Hanau, Russelsheim, Dietzenbach, Raunheim, Iserlohn اور Balingen کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز شامل تھیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک پاکستان اور آسٹریا سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بیت السبوح فرینکفرٹ

فرینکفرٹ (جرمنی) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جماعت جرمنی کے مرکز ''بیت السبوح'' میں ہے۔ جماعت احمدیہ جرمنی کا یہ مرکز ایک وسیع وعریض عمارت پر مشتمل ہے۔ یہ جگہ 8700 مربع میٹر پر مشتمل ہے جو 2000ء میں 7.75 ملین جرمن مارک میں خریدی گئی تھی۔ یہ وسیع وعریض عمارت فرینکفرٹ کے ایک انڈسٹریل علاقے میں واقع ہے۔ اس عمارت کے تین حصے ہیں۔ ایک حصہ تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جس میں تقریباً ساٹھ بڑے سائز کے کمرے ہیں جو اس وقت جماعتی دفاتر کے طور پر زیر استعمال ہیں۔ انصاراللہ اور لجنہ کے دفاتر بھی یہیں ہیں۔ ان دونوں تنظیموں کے لئے علیحدہ علیحدہ حصہ مخصوص کیا گیا ہے۔ ایک بڑا ہال بطور Canteen استعمال ہوتا ہے جس میں ایک وقت میں اسّی افراد کھانا کھا سکتے ہیں۔ یہاں کھانے کے لئے باقاعدہ کرسیاں اور میزیں لگی ہوئی ہیں۔ اسی عمارت کا ایک حصہ بطور گیسٹ ہاؤس استعمال ہوتا ہے اور رہائشی اپارٹمنٹس بھی ہیں۔ طلباء جامعہ احمدیہ جرمنی کا ہوسٹل بھی اسی حصہ میں ہے۔

عمارت کے دوسرے حصہ میں چار بڑے ہال ہیں۔ ایک بڑا ہال خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ اپنی سپورٹس کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ایک ہال لجنہ اپنی کھیلوں کے لئے استعمال کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جو دوسرے دو بڑے ہال ہیں وہ مردوں اور خواتین کے لئے بطور مسجد استعمال ہوتے ہیں۔ اس عمارت کا ایک تیسرا حصہ ایک بڑے ہال اور تین منزلہ عمارت پر مشتمل ہے جو خدام الاحمدیہ جرمنی کے زیر استعمال ہے۔ خدام الاحمدیہ کے دفاتر اسی حصہ میں ہیں۔ اس عمارت کی تیسری منزل بطور رہائش گاہ استعمال ہوتی ہے۔ جامعہ احمدیہ جرمنی کا قیام بھی عمارت کے اس حصہ میں ہے۔ بیت السبوح کے احاطہ میں قریباً 80 گاڑیوں کے لئے پارکنگ موجود ہے۔ اس سینٹر میں آنے کے لئے بس اور ٹرینوں کی سہولت بھی موجود ہے۔ جرمنی (فرینکفرٹ) کا سب سے بڑا انٹرنیشنل ایئرپورٹ یہاں سے بیس کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے۔ اس سینٹر سے چند کلومیٹر کے فاصلہ پر مختلف سمت سے کئی مین ہائی ویز گزرتی ہیں۔ جماعت جرمنی کے اکثر بڑے فنکشن اسی عمارت میں ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ جرمنی ترقیات کے ایک نئے دَور میں داخل ہو چکی ہے اور ہر میدان میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھنے کی توفیق پا رہی ہے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ جون 1948ء میں ہمبرگ شہر میں ایک کمرہ کرایہ پر لے کر جماعت احمدیہ جرمنی کے سینٹر کا قیام عمل میں آیا تھا اور آج جماعت جرمنی کا صرف ایک سینٹر ہی ساٹھ کمروں، بڑے بڑے ہالوں اور کئی رہائشی اپارٹمنٹس پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت جرمنی میں ہماری جماعتوں کی تعداد 192 ہے۔ اور مساجد کی تعداد 40 ہے جبکہ مختلف جماعتوں میں ہمارے مشن ہاؤسز اور تبلیغی سینٹرز کی تعداد 110 ہے۔ مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعداد میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کامیابیوں کا یہ نیا دَور جماعت جرمنی کے لئے ہر لحاظ سے خیر وبرکت کا موجب بنائے۔ **(باقی آئندہ)**

جماعت احمدیہ اٹلی کی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: رانا ظہیر احمد)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اٹلی کی ذیلی تنظیموں کو اپنا سالانہ اجتماع مورخہ 17 اور 18 ستمبر 2011ء کو اٹلی کے مشن ہاؤس میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ الحمدللہ۔

حسب روایت مختلف مجالس سے آئے ہوئے خدام نے وقار عمل میں حصہ لیا اور مارکی تیار کی۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد صدر خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد اور مکرم صدر انصاراللہ نے انصار کا عہد دہرایا۔ بعدازاں مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ اٹلی نے افتتاحی تقریر کی اور حاضرین کو نصائح فرمائیں۔ افتتاحی تقریر اور دعا کے بعد خدام کے ورزشی مقابلے اور انصار کے علمی مقابلے شروع ہوئے۔

لجنہ کے لئے بیت التوحید کا ایک حصہ مخصوص کیا گیا تھا۔ انہوں نے وہاں اپنے مقابلہ جات منعقد کئے۔

کھانے کے وقفہ اور نماز ظہر وعصر کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

شام کو مجلس سوال وجواب کا بھی انعقاد کیا گیا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد اور درس قرآن کریم سے کیا گیا۔ ناشتہ کے بعد خدام اور انصار کے ورزشی مقابلے ہوئے۔ یہ مقابلے دوپہر تک جاری رہے۔

نماز ظہر وعصر کے بعد تلقین عمل کے ضمن میں مکرم صداقت احمد صاحب مربی سلسلہ نے مالی قربانی کی اہمیت پر ایک بڑی مؤثر تقریر کی۔

بعدازاں اختتامی سیشن کا آغاز ہوا۔ تلاوت و نظم اور انصار اور خدام کے عہد کے بعد مکرم آفتاب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اٹلی نے اپنی تقریر میں پنجوقتہ نمازوں کی ادائیگی پر زور دیا۔ بعدازاں تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔

آخر میں مکرم صداقت احمد صاحب نے اختتامی تقریر میں مالی قربانی کے فلسفہ کو عام فہم انداز میں بیان فرمایا اور تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت سے دلنشین واقعات بیان فرمائے۔ اختتامی تقریر کے بعد آپ نے دعا کروائی۔ اس طرح اس بابرکت اجتماع کا اختتام ہوا۔ الحمدللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احباب جماعت کو اجتماع کے حقیقی اغراض ومقاصد پر عمل کرنے کی توفیق دے اور حقیقی اسلام یعنی احمدیت کو ساری دنیا پر غلبہ عطا فرمائے۔ آمین

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر164

حاکم ومحکوم کی مخلصانہ راہنمائی (2)

گزشتہ قسط میں ہم نے عرب ممالک میں حالیہ انقلابی تحریکات اورمظاہروں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ25؍فروری 2011ء کےحوالے سےعربوں کی راہنمائی پرمشتمل مختلف امور بیان کئے تھے۔علاوہ ازیں حضورانورایدہ اللہ نے یکم اپریل اور15 اپریل کوبھی اس موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا، اس قسط میں ان دوخطبوں کےحوالے سے رہنمائی،نصیحت اورمشوروں پر مبنی بعض مزیدامور بیان کریں گے۔

عرب ممالک کےاحمدیوں کے لئے خصوصی پیغام

گوکہ حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 25فروری 2011ء کے خطبہ جمعہ میں اصولی طور پر حاکم اورمحکوم دونوں کے لئےتفصیلی راہنمائی فرمادی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اول: دونوں اطراف تقویٰ سے کام لیں۔

دوم: إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ کےمضمون پرعمل کرنے کی ضرورت ہے۔

سوم: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کے اصل کوپکڑنے کی کوشش کریں۔

اوراس میں واضح طور پرعوام کے لئے یہ نصیحت تھی کہ ایسے کام جوملکی امن وسلامتی کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں جن سے قتل وغارت اورخون ہو یا املاک کو نقصان پہنچے ایسے کام تقویٰ پر مبنی تو نہیں ہوسکتے۔ اورایسے کاموں سے إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ کامضمون توکسی صورت ظاہرنہیں ہوتا۔نہ ہی ایسے کام وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى کاعکس پیش کرنے والے ہیں۔

اسی طرح حاکموں کی طرف سےمسلسل ظلم کی فضا اورحقوق ادا کرنے کی بجائےحقوق غصب کرنے کی سیاست بھی ان مذکورہ امور کو پس پشت ڈالنے کے مترادف ہے۔

اس اصولی وضاحت کے ساتھ ساتھ حضور انور نے فرمایا:

’’ایسے لوگوں سے کیا توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ تقویٰ پر چل کرحکومت چلانے والے ہوں گے، یا حکومت چلانے والے ہوسکتے ہیں۔ یہ لوگ ملک میں فساداورافراتفری پیدا کرنے کا ذریعہ تو بن سکتے ہیں۔ طاقت کے زور پر کچھ عرصہ حکومتیں تو قائم کر سکتے ہیں لیکن عوام الناس کے لئے سکون کا باعث نہیں بن سکتے۔ پس ایسے حالات میں پھرایک ردّعمل ظاہرہوتا ہے جوگواچانک ظاہرہوتا ہوا نظرآ رہا ہوتا ہے لیکن اچانک نہیں ہوتا بلکہ اندرہی اندرایک لاوا پک رہا ہوتا ہے جواَب بعض ملکوں میں ظاہرہونا شروع ہوگیا ہے اوربعض میں اپنے وقت پرظاہرہوگا۔ جب یہ لاوا پھٹتا ہے تو پھر یہ بھی طاقتوروں اور جابروں کوبھسم کر دیتا ہے۔اور پھر کیونکہ ایسے ردّعمل کے لئے کوئی معین لائحہ عمل نہیں ہوتا۔**اورمظلوم کا ظالم کےخلاف ایک ردّعمل ہوتا ہے۔اپنی گردن آزادکروانے کے لئے اپنی تمام تر قوتیں صرف کی جارہی ہوتی ہیں۔ اور جب مظلوم کامیاب ہوجائےتووہ بھی ظلم پراُترآتا ہے۔‘‘**

آخری دوفقروں میں ساری نصائح کا خلاصہ آگیا ہے۔یعنی یہ درست ہے کہ حاکموں کےظلم کانتیجہ ایسے لاوے کی شکل میں نکلتا ہے جوانہیں بھسم کر دیتا ہے۔لیکن یہ ردّعمل اتنا شدید ہوجاتا ہے کہ مظلوم انتقام لینے کیلئے ظالم ہو جاتا ہے۔لہذا ایسا کرنا درست نہیں ہے اگر یہ سلسلہ چلتا رہے تو کبھی امن کی فضا قائم ہی نہ ہو۔اس لئےظلم کا جواب ظلم سے نہیں دینا تا محکوم بھی ظالم شمارنہ ہوں۔

اس کے باوجود بعض عرب ممالک سے احمدیوں کوواضح پیغام کی سمجھ نہ آئی اورانہوں نے مختلف امور کے بارہ میں استفسارات ارسال کئے۔اس لئے حضورانورایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یکم اپریل اور 15اپریل2011ء کو اسی موضوع پر خطبات ارشاد فرمائے۔ذیل میں ان خطبات سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

احمدی کی ذمہ داری

یکم اپریل کے خطبہ جمعہ کی ابتدا میں حضورانور نے25فروری کے خطبہ کا حوالہ دےکرموجودہ حالات میں احمدیوں کواپنی ذمہ داری کے ادا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’فروری کے آخری جمعہ میں مَیں نے خطبہ میں عالمِ اسلام کے لئے دعا کی تحریک کرتے ہوئے احمدی کو اپنی ذمہ داری سمجھنے کی طرف توجہ دلائی تھی کہ ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں، طاقت نہیں ہے، مسلمان ملکوں کے بادشاہوں تک کھل کر براہِ راست آواز نہیں پہنچا سکتے کہ انہیں سمجھائیں کہ تم اپنے بادشاہ ہونے یا حکمران ہونے کا صحیح حق ادا کرو۔ چند جگہوں پر ہوسکتا ہے کسی ذریعہ سے آواز پہنچ جائےلیکن واضح پیغام پہنچ سکے کہ نہ، یہ علم نہیں۔ بہرحال یہ مَیں نے اس لئے کہا تھا کہ احمدی جودعا پریقین رکھتے ہیں انہیں دعا کی طرف خاص توجہ دینی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان حکمرانوں کوعقل دے اور یہ اسلامی ممالک ہرقسم کی شکست وریخت سے بچ جائیں۔

اسی طرح عوام کوبھی پیغام تھا کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریاں سمجھیں اوراپنے ملکوں کوشدت پسندوں کی یا غیروں کی جھولی میں نہ گرائیں۔ بہرحال مَیں اس خطبہ میں اِن ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کوبھی دوبارہ پیغام دیتا ہوں، پہلے بھی پیغام دیا تھا کہ دعاؤں کی طرف توجہ دیں اورجس حدتک دونوں طرف کویہ عقل دلا سکتے ہیں دلائیں کہ شدت پسندی کسی مسئلے کا حل نہیں ہےاورجوسب سے بڑا ہتھیار ہے وہ دعا ہے۔احمدیوں کی اکثریت نے اس پیغام کوسمجھ لیا تھا اوراللہ کے فضل سے احمدی توعموماًاس توڑپھوڑ میں حصہ نہیں لیتے۔اس لئے انہوں نے عموماًنہ فساد میں حصہ لیا، نہ جنگ وجدل میں حصہ لیا۔‘‘

حکمران کی غلط پالیسیوں پر کہاں تک صبر کیا جائے؟

حضورانور نے فرمایا:

’’بعض ایسے بھی ہیں جن کے ذہنوں میں سوال اٹھتے ہیں کہ ہم جابراورظالم حکمران کے خلاف یااس کی غلط پالیسیوں کے خلاف کس حدتک صبر دکھائیں؟ کیا ردّعمل ہمارا ہونا چاہئے؟......اورکس حدتک احمدیوں کو باقی عوام کے ساتھ مل کراس شدت پسندی میں شامل ہونا چاہئے جس کا ردّعمل عوام دکھا رہے ہیں۔ یا حکومت کے خلاف جلوسوں میں شامل ہونا چاہئے...... اورکس حدتک ظلموں کوبرداشت کریں؟......

☆ سب سے بنیادی چیزقرآنِ کریم ہے......

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے کہ وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ (النحل:91)......اس کے معنے یہ ہیں کہ ہرقسم کی بے حیائی، ناپسندیدہ باتوں اور بغاوت سے تمہیں اللہ تعالیٰ روکتا ہے......اس حکم میں یہ خیال نہیں آسکتا کہ ایک طبقے کوحکم ہے اور دوسرے طبقے کونہیں ہے۔اس آیت کی مکمل تفسیرتواس وقت بیان نہیں کر رہا، صرف بغاوت کے لفظ کی ہی وضاحت کرتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے، حقِ واجب میں کمی کرنے اورحقِ واجب میں زیادتی کرنے دونوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے۔یعنی جب حاکم اور محکوم کوحکم دیا جاتا ہے تو دونوں کواپنے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا جاتا ہے۔نہ حاکم اپنے فرائض اور اختیارات میں کمی یا زیادتی کریں، نہ عوام اپنے فرائض میں کمی یا زیادتی کریں۔ اورجوبھی یہ کرے گا اللہ تعالیٰ کی حدودکوتوڑنے والا ہوگا اورخدا تعالیٰ کی حدودکوتوڑنے والا پھرخدا تعالیٰ کی گرفت میں بھی آسکتا ہے......۔

☆ کئی احادیث ہیں جوحکمرانوں کے غلط رویے کے باوجودعوام الناس کو، مومنین کوصبر کی تلقین کا حکم دیتی ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ......فرمایا: تم میرے بعد دیکھو گے کہ تمہاری حق تلفی کرکے دوسروں کو ترجیح دی جارہی ہے۔ نیز ایسی باتیں دیکھو گے جن کوتم بُرا سمجھو گے۔ یہ سن کرصحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ! پھرایسے وقت میں آپ کیا حکم دیتے ہیں۔ فرمایا: اُس وقت کے حاکموں کواُن کا حق ادا کرواورتم اپنا حق اللہ سے مانگو۔ (بخاری کتاب الفتن)

پھرفرمایا: جوشخص اپنے امیر کی کسی بات کوناپسند کرے تو اُس کوصبر کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ جوشخص اپنے امیر کی اطاعت سے بالشت برابر بھی باہرہوا تو اُس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی۔

(بخاری کتاب الفتن)

سلمہ بن یزید الجعفی نےرسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ یارسول اللہ! اگرہم پر ایسے حکمران مسلط ہوں جوہم سے اپنا حق مانگیں مگرہمارا حق ہمیں نہ دیں تو ایسی صورت میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟......رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسے حالات میں اپنے حکمرانوں کی بات سنواوراُن کی اطاعت کرو۔ جو ذمہ داری اُن پرڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ اُن سے ہوگا اورجو ذمہ داری تم پرڈالی گئی ہے اُس کا مؤاخذہ تم سے ہوگا۔

(مسلم کتاب الامارۃ)‘‘

کھلا کھلا کفر دیکھنے کی حالت میں تعلیم

بعض متشدد جماعتوں کا یہ موقف ہے کہ کھلا کھلا کفر دیکھنے کی صورت میں بغاوت جائز ہے اور حکمرانوں کے ساتھ جھگڑا کرنا عین شریعت کے مطابق ہے۔ اس غلط طرزفکر کا جواب دیتے ہوئے حضورانور نے فرمایا:

’’جُنادہ بن اُمیہ نے کہا کہ ہم عُبادہ بن صامت کے پاس گئے۔ وہ بیمار تھے۔ ہم نے کہا اللہ تمہارا بھلا کرے ہم سے ایسی حدیث بیان کرو جوتم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنی ہو۔ اللہ تم کواُس کی وجہ سے فائدہ دے۔ اُنہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بلا بھیجا۔ہم نے آپ سے بیعت کی۔ آپ نے بیعت میں ہمیں ہرحال میں خواہ خوشی ہو یا ناخوشی، تنگی ہو یا آسانی ہواورحق تلفی میں بھی یہ بیعت لی کہ بات سنیں گے اور مانیں گے۔ آپ نے یہ بھی اقرارلیا کہ جوشخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہ کریں سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُن کو کفر کرتے دیکھو جس کے خلاف تمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

(صحیح مسلم کتاب الامارۃ)

اِن احادیث میں اُمراءاورحکام کی بےانصافیوں اورخلافِ شرع کاموں کی طرف اشارہ کیا گیا ہےلیکن پھربھی آپؐ نے یہ فرمایا کہ اِن کے خلاف بغاوت کرنے کا تمہیں حق نہیں ہے۔ حکومت کے خلاف مظاہرے، توڑ پھوڑ اور باغیانہ روش اختیار کرنے والوں کا طرزِعمل خلافِ شریعت ہے۔

اس آخری حدیث کی مزید وضاحت کردوں کہ اس حدیث کےآخری الفاظ میں جوعربی کےالفاظ ہیں کہ وَاَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ اِلَّا اَن تَرَوْا كُفْرًا بَوَّاحًا عِنْدَكُم مِنَ اللّٰهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ۔یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ اقراربھی لیا کہ جوشخص حاکم بن جائے ہم اُس سے جھگڑا نہیں کریں گے سوائے اس کے کہ تم اعلانیہ اُس کوکفرکرتے ہوئے دیکھو جس پرتمہارے پاس اللہ کی طرف سے دلیل ہو۔

حدیث کے یہ جوآخری الفاظ ہیں اِن کے معنی بعض سلفی، وہابی اورباقی متشدد دینی جماعتیں یاجوفرقے ہیں وہ یہ لیتے ہیں کہ صرف اُس وقت تک حکّام سے لڑائی جائزنہیں جب تک کہ اُن سے کفربوّاح نہیں ظاہر ہوجاتا۔ (کھلا کھلا کفرظاہرنہیں ہوجاتا) اگرحاکم سے کفرِ بوّاح نظرآجائےتو پھراس کےازالے کےدرپے

ہونا اور اُس سے حکمرانی چھین لینا فرض ہے۔ یہی متشدد جماعتیں ہیں جنہوں نے اِس پر یہ دلیل سوچ رکھی ہے کہ حکومتوں کے خلاف بغاوت کی جا سکتی ہے۔ بلکہ بعض اپنے فتووں کو آپس میں ہی اتنا مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ فتوے دینے والے یہ کہتے ہیں کہ جن کو ہم نے کافر قرار دے دیا اُن کو جو کافر نہ سمجھے وہ بھی کافر ہے۔ اور کافر کو کافر نہ سمجھنے والا بھی کافر ہے۔ تو یہ جو تکفیر ہے اس کا ایک لمبا سلسلہ چلتا چلا جاتا ہے۔

بہرحال اس حدیث میں اصل الفاظ یہی ہیں کہ تم نے اطاعت کرنی ہے سوائے اس کے کہ ایسی بات کی جائے جو کفر کی بات ہو یا تمہیں کفر پر مجبور کیا جا رہا ہو۔ اس کے علاوہ ہر معاملے میں اطاعت ہونی چاہئے اور اُس صورت میں بھی بغاوت نہیں ہے بلکہ وہ بات نہیں ماننی۔‘‘

ناپسندیدہ کام کو ہاتھ سے تبدیل کرنے کا درست فہم

’’ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی ناپسندیدہ کام دیکھے وہ اُسے اپنے ہاتھ سے بدل دے۔ اگر اسے طاقت نہ ہو تو پھر اپنی زبان سے اور یہ طاقت بھی نہ ہو تو پھر اپنے دل سے اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

بعض لوگ اس کے غلط معانی بیان کر کے ملک میں ناپسندیدہ کاموں کو خود دخل اندازی کر کے درست کرنے کا جواز نکالتے ہیں۔ حضور انور نے اس خیال کی بھی تصحیح فرمائی اور اس حدیث کو پیش کر کے فرمایا:

(اس حدیث کی شرح میں) امام ملا علی قاری لکھتے ہیں......: ہمارے بعض علماء کہتے ہیں کہ ناپسندیدہ کام کو ہاتھ سے تبدیل کرنے کا حکم حکمرانوں کے لئے ہے۔ زبان سے تبدیل کرنے کا حکم علماء کے لئے ہے اور دل سے ناپسندیدہ بات کو ناپسند کرنے کا حکم عوامِ مومنین کے لئے ہے۔

(مرقاۃ۔ شرح مشکاۃ۔ جز 9۔ صفحہ نمبر324)

پس یہ اس حدیث کی بڑی عمدہ وضاحت ہے کہ تین باتیں تو ہیں لیکن تین باتیں تین مختلف طبقوں کے لئے اور صاحبِ اختیار کے لئے ہیں......اگر ہر کوئی اس طرح روکنے لگ جائے گا تو پورا ایک فساد پیدا ہو جائے گا۔ اور فساد اور بدامنی کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الْفَسَادَ۔ سورۃ بقرۃ کی آیت 206 ہے کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اگر یہ مراد لی جائے کہ عوام حکمران کی کسی بات کو ناپسند کریں تو وہ حکومت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوں اور توڑ پھوڑ اور فتنہ وفساد اور قتل وغارت اور بغاوت شروع کر دیں تو یہ مفہوم بھی شریعت کی ہدایت کے مخالف ہے۔ اس بارہ میں قرآنِ کریم کا جو حکم ہے، فیصلہ ہے وہ مَیں پہلے بیان کر آیا ہوں کہ وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ (النحل:91)۔‘‘

حکومت وقت کی اطاعت کے بارہ میں انبیاء کا نمونہ

’’انبیاء کا حکومتِ وقت کی اطاعت کے بارے میں کیا نمونہ رہا ہے؟......قرآنِ کریم نے دو درجن کے قریب انبیاء، بیس پچیس انبیاء کے حالات بیان فرمائے ہیں مگر کسی نبی کی بابت یہ ذکر نہیں فرمایا کہ اُس نے دنیاوی معاملات میں اپنے علاقے کے حاکمِ وقت کی نافرمانی یا بغاوت کی ہے۔ یا اُس کے خلاف اپنے متبعین کے ساتھ مل کر مظاہرے کئے ہوں یا کوئی توڑ پھوڑ کی ہو۔ دینی امور کے بارے میں تمام انبیاء نے اپنے اپنے علاقوں کے حکمرانوں کے غلط عقائد کی کھل کر تردید کی اور سچے عقائد کی پُرزور تبلیغ کی۔۔۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ۔ مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ (یوسف: 77)۔ اس طرح ہم نے یوسف کے لئے تدبیر کی۔ اس کے لئے ممکن نہ تھا کہ اپنے بھائی کو بادشاہ کی حکمرانی میں روک لیتا سوائے اس کے کہ اللہ چاہتا۔ یعنی حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہِ مصر کے قانون کے مطابق اپنے حقیقی بھائی کو مصر میں روکنے کا اختیار نہیں رکھتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تدبیر کی کہ حضرت یوسف علیہ السلام سے بھلوا کر شاہی پیمانہ جو تھا اپنے بھائی کے سامان میں رکھوا دیا اور تلاشی لینے پر اُن کے بھائی کے سامان میں سے ہی وہ پیمانہ نکل آیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے کافر اور مشرک بادشاہ کے قانون کے پابند تھے۔ دنیاوی معاملات میں حضرت یوسف علیہ السلام کافر بادشاہ کے قانون کی پابندی اور وفاداری سے اطاعت کے باوجود دینی امور میں اس کے غلط عقائد کی پابندی اور اطاعت نہیں کرتے تھے۔‘‘

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths
Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)
•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals
• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals
قانونی مشاورت برائے اسائلم
HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738
24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062
Same Day Visa Service
Email: law786@live.com
RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

اولو الأمر منکم سے مراد

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اولوا لأمر صرف مسلمانوں میں سے ہی ہو سکتا ہے۔ اس بناء پر غیر مسلم حاکم کے خلاف نکل کھڑے ہونے اور فتنہ وفساد برپا کرنے کو جائز سمجھا جاتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں اس موضوع پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:

’’حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف میں حکم ہے اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ۔ یہاں اُوْلِی الْاَمْرِ کی اطاعت کا حکم صاف طور پر موجود ہے۔ اور اگر کوئی شخص کہے کہ مِنْکُم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اُس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اُسے مِنْکُم میں داخل کرتا ہے۔ مثلاً جو شخص ہماری مخالفت نہیں کرتا وہ ہم میں داخل ہے۔ اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہئے اور اس کے حکم مان لینے چاہئیں‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 171 مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ’’اُوْلِی الْاَمْر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے۔ اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو اور اُس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے‘‘۔

(ضرورت الامام۔ روحانی خزائن جلد13 صفحہ493)

......اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُم سے مراد صرف مسلمان حکمران نہیں۔ اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’بعض مسلمان غلطی سے اس آیت کے معنی یہ سمجھتے ہیں کہ یہ حکم صرف مسلمان حکّام کے حق میں ہے کہ اُن کی اطاعت کی جاوے۔ لیکن یہ بات غلط ہے اور قرآنِ کریم کے اصول کے خلاف ہے۔ بیشک اس جگہ لفظ مِنْکُم کا پایا جاتا ہے۔ مگر مِنْکُم کے معنی یہ نہیں ہیں کہ جو تمہارے ہم مذہب ہوں بلکہ اس کے یہی معنی ہیں کہ جو تم میں سے بطور حاکم مقرر ہوں۔ مِنْ ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کفار کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ اَلَمْ یَاْتِکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ (الانعام: 131)۔ اس آیت میں مِنْکُم کے معنی اگر ہم مذہب کریں تو اس کے یہ معنی ہوں گے کہ نعوذ باللہ من ذالک، رسول کفار کے ہم مذہب تھے۔ پس ضروری نہیں کہ مِنْکُم کے معنی ہم مذہب کے ہوں۔ یہ اور معنوں میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس جگہ اس کے یہی معنی ہیں کہ وہ حاکم جو تمہارے ملک کے ہوں یعنی یہ نہیں کہ جو حاکم ہو اُس کی اطاعت کرو بلکہ اُن کی اطاعت کرو جو تمہارا حاکم ہو۔‘‘

ہماری تعلیم

قتل وغارت گری اور توڑ پھوڑ کے بارہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا یہ اقتباس پیش فرما کر جماعتی موقف کی وضاحت فرمائی:

’’بعض جماعتیں ایسی ہیں جو بغاوت کی تعلیم دیتی ہیں۔ بعض قتل وغارت کی تلقین کرتی ہیں۔ بعض قانون کی پابندی کو ضروری نہیں سمجھتیں۔ ان معاملات میں کسی جماعت سے ہمارا تعاون نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ ہماری مذہبی تعلیم کے خلاف امور ہیں۔ اور مذہب کی پابندی اتنی ضروری ہے کہ چاہے ساری گورنمنٹ ہماری دشمن ہو جائے اور جہاں کسی احمدی کو دیکھے اُسے صلیب پر لٹکانا شروع کر دے پھر بھی ہمارا یہ فیصلہ بدل نہیں سکتا کہ قانونِ شریعت اور قانونِ ملک کبھی توڑا نہ جائے۔ اگر اس وجہ سے ہمیں شدید ترین تکلیفیں بھی دی جائیں تب بھی یہ جائز نہیں کہ ہم اس کے خلاف چلیں‘‘۔

(الفضل 6/اگست 1935ء جلد23 نمبر31 صفحہ 10 کالم3)

نصیحت کا نچوڑ اور ہدایات کا خلاصہ

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش فرمایا جو اس سارے مضمون کا خلاصہ پیش کرتا ہے۔

فرمایا: ’’اگر حاکم ظالم ہو تو اُس کو برا نہ کہتے پھرو بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو، خدا اُس کو بدل دے گا یا اُسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے، مؤمن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو۔‘‘

(الحکم 24 مئی 1901ء۔ نمبر19 جلد5 صفحہ 9 کالم نمبر2)

یہ نہایت حکیمانہ نصیحت ہے۔ اگر سارا ملک اسی نہج پہ سوچنے لگے اور ہر ایک اپنی اصلاح کی کوشش کرے تو بالآخر حاکم تو انہیں میں سے منتخب ہو گا جو نیک ہوگا۔ نیز حاکم چاہے جتنا برا ہو اگر اسکے ساتھ کام کرنے والے سب نیک ہوں اور برے کاموں میں اسکے ساتھ شامل نہ ہوں اور خلاف شرع کاموں میں اسکی اطاعت نہ کریں تو وہ اپنے برے کاموں کی انجام دہی سے خود ہی عاجز آ جائے گا۔ اس لحاظ سے یہ نصیحت نہایت اعلیٰ درجہ کی حکمت پر مبنی ہے۔

(مندرجہ بالا اقتباسات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم اپریل 2011ء سے لئے گئے ہیں۔)

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 اپریل 2011 کو بھی اسی موضوع پر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتاب ’’اَلْھُدٰی وَالتَّبْصِرَۃُ لِمَنْ یَّرٰی‘‘ سے مختلف اقتباسات پیش فرمائے جس میں آپؑ نے سو سال سے زائد عرصہ قبل حکمرانوں کے اور علماء کے حالات بیان فرمائے تھے جو آج کی صورتحال پر بھی صادق آتے ہیں۔ اور اس حوالے سے آپ نے عرب ممالک کے رہنے والے حکام اور عوام کی عمومی راہنمائی فرمائی۔ (باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ
(مینیجر)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔

اگر ہمیں فکر ہونی چاہئے تو دشمنوں کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دشمن سے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔

دنیا والے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کر سکتیں۔ بڑے بڑے فرعون آئے، ہامان آئے اور اس دنیا سے ناکام و نامراد گزر گئے۔

بڑے بڑے حاسد آئے اور اپنی حسد کی آگ میں آپ ہی جل کر بھسم ہوجاتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے شریر اُٹھتے ہیں لیکن خود اپنے شروں کا نشانہ بنتے ہیں۔

یہ ایک شان ہے احمدی کی جسے قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔

ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود مخالفتوں اور راہِ راست سے گمراہ کرنے کی کوششوں کے جو مولوی اور دوسرے لوگ کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نیک فطرت لوگوں کی مختلف طریقوں سے رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور فرما رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام سُن کر یا تصویر دیکھ کر ایک کشش کی کیفیت اُن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والے نو احمدیوں کے قبولِ حق اور اخلاص و وفا اور استقامت کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

(مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی، لجنہ اماء اللہ جرمنی اور مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے اجتماعات کی مناسبت سے خطبہ جمعہ میں نومبائعین کے ایمان افروز واقعات کا تذکرہ اور احباب کو اہم نصائح)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 ستمبر 2011ء بمطابق 16 تبوک 1390 ہجری شمسی بمقام بادکروئز ناخ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج یہاں خدام الاحمدیہ جرمنی اور لجنہ اماء اللہ جرمنی کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اور برطانیہ میں بھی خدام الاحمدیہ برطانیہ کا اجتماع شروع ہو رہا ہے۔ اسی طرح بعض اور ملک بھی ہیں جہاں آج جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام اجتماعات کو اپنے خاص فضل سے کامیاب فرمائے۔ ہر شامل ہونے والا بے انتہا فیض اُٹھانے والا ہو، اس اجتماع کے مقصد کو پورا کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے تمام شامل ہونے والوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ حاسدین اور مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ہر دن جماعت میں ترقی دیکھتے ہیں اور جوں جوں یہ ترقی کی رفتار بڑھ رہی ہے دنیا کے ہر ملک میں حسد کرنے والے اور شر پھیلانے والے پیدا ہو رہے ہیں۔ اور یہ حاسدین اور شر پھیلانے والوں کا بڑھنا ہی اس بات کی علامت اور دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں جماعت احمدیہ کے قدم ترقی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پس یہ مخالفین اور دشمن کی منصوبہ بندیاں جماعت کے بڑھنے اور ترقی کرنے کا معیار ہیں اور اس سے ایک مومن کو پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ ہاں اگر کوئی پریشانی کی بات کسی مومن کے لئے ہے یا ہو سکتی ہے تو وہ یہ کہ اُس کے جماعت اور خلافت کے ساتھ اخلاص میں کہیں کمی نہ ہو جائے۔ اُس کے تقویٰ پر چلنے کے معیار گرنے نہ شروع ہو جائیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ اگر نیکی اور تقویٰ میں ایک جگہ ٹھہر بھی گئے ہو تو یہ بھی تمہارے لئے بڑی خطرناک بات ہے، سوچنے کا مقام ہے کیونکہ اس کے بعد پھر نیچے گراوٹ شروع ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 5 صفحہ نمبر 455۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس ہمارے مردوں کو، ہماری عورتوں کو، ہمارے بچوں کو، ہمارے بڑوں کو، ہمارے نوجوانوں کو، ہمارے بوڑھوں کو اپنے اُس دشمن کی فکر کرنی چاہئے جو انہیں تقویٰ میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے، اُنہیں نیکیوں میں آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم لوگ ان کی مخالفتوں سے غرض نہ رکھو۔ تقویٰ طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا اور ان لوگوں سے وہ خود سمجھ لیوے گا۔ وہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل:129)''۔ یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا ہے اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 112۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس اگر نیکیوں اور تقویٰ میں ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں تو دشمن ہمارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا۔ گزشتہ تقریباً سوا صدی سے ہم یہی دیکھ رہے ہیں۔ ہر ایک یہی مشاہدہ کر رہا ہے، یہی ہم نے دیکھا ہے کہ دشمن نے ہمارے چند پیاروں کی زندگی تو گو ختم کر دی اور ہمارے مالوں کو تو بے شک لوٹا ہے، اس کے بدلے میں اس دنیا سے جو جانیں رخصت ہوئیں اُن کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے دائمی زندگی مل گئی۔ وہ ان لوگوں میں شامل ہو گئیں جو دائمی زندگی پانے والے لوگ تھے اور انفرادی طور پر بھی مال کی کمی بھی اللہ تعالیٰ نے پوری فرما دی۔ آپ میں سے بہت سارے یہاں بیٹھے ہیں جو اس چیز کے گواہ ہیں اور جماعتی طور پر بھی اس قربانی کے بدلے اللہ تعالیٰ نے جن انعامات سے نوازا ہے اس کا تو کوئی حساب اور شمار ہی نہیں ہے۔ پس اگر ہمیں فکر ہونی چاہئے تو دشمنوں کے مکروں کی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اپنے تقویٰ کی کہ یہ نہ کہیں ہمارے ہاتھ سے نکل جائے، اس میں ہماری طرف سے کمی نہ پیدا ہو جائے۔ اگر ہمارا پختہ تعلق اللہ تعالیٰ سے ہوگا تو ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچیں گی اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا دشمن سے خدا خود سمجھ لے گا اور سمجھ رہا ہے۔ مخالفین کے اتنے شور شرابے کے

باوجود، صرف مقامی طور پر ملکوں کے اندر یہ مخالفت نہیں ہے بلکہ اخباروں اور ٹی وی چینلز کے ذریعے سے تمام دنیا میں احمدیت کی مخالفت کی جاتی ہے لیکن مخالفت جماعت کے تعارف کا باعث بنتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں بھی نہیں پتہ چلتا کہ کس طرح ہمارا پیغام پہنچ رہا ہے۔

ایک مجلس میں آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''کثرت کے ساتھ لوگ اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ بظاہر اس کے وجوہ اور اسباب کا ہمیں علم نہیں۔ ہماری طرف سے کون سے واعظ مقرر ہیں جو لوگوں کو جا کر اس طرف بلاتے ہیں یہ محض خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک کشش لگی ہوئی ہوتی ہے جس کے ساتھ لوگ کھچے چلے آتے ہیں''۔ فرمایا ''جہاں تک اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو پہنچانا چاہتا ہے اُس حد تک اس نے کشش رکھ دی ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 318 مطبوعہ ربوہ)

پس ایک تو لوگوں کا رُخ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دعویٰ اور آپ کی کتب پڑھ کر آپ علیہ السلام کی طرف ہوا، کچھ آپؑ کے پیغام کو سن کر جو آپ کے واعظین و مبلغین نے پھیلایا اُس کو سُن کر لوگوں کی توجہ پیدا ہوئی، کچھ لوگوں کو اُن کی تڑپ دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے راہِ ہدایت دکھائی اور دکھاتا ہے اور دکھاتا چلا جا رہا ہے۔ پس ایسے ہی لوگ ہیں جو کسی کوشش کے ذریعے سے نہیں بلکہ کہیں سے پیغام سن لیا یا اللہ تعالیٰ نے جن کی رہنمائی فرمائی۔ یا جو بھی سعید فطرت ہدایت کی دعا کرتے ہیں ان ہی لوگوں کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے اور ایک مقناطیسی کشش کی طرح وہ آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ اُس زمانے میں بھی کھچے چلے آرہے تھے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود اس دنیا میں تھا اور آج بھی کھچے چلے آ رہے ہیں جبکہ آپ کا پیغام دنیا میں کسی بھی شکل میں پہنچتا ہے۔ اور یہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی ایک دلیل ہے کہ یہ کشش اللہ تعالیٰ نے آج بھی رکھی ہوئی ہے۔ آج بھی خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا فرماتا ہے کہ لوگوں کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ہو رہی ہے۔ ہم پر باوجود مخالفتوں کے اللہ تعالیٰ کے فضل بڑھتے چلے جا رہے ہیں جس کا اظہار اللہ تعالیٰ فرماتا رہتا ہے۔ ایک مجلس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخالفین کی مخالفتوں اور اللہ تعالیٰ کا کیا منشاء ہے؟ کے بارے میں ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ مجھے یہ الہام ہوا ہے:

''......اِنَّ فِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَجُنُوْدَھُمَا کَانُوْا خَاطِئِیْنَ......''۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود ہی اس الہام کی وضاحت فرماتے ہیں کہ ''آخر کو ظاہر کروں گا کہ فرعون یعنی وہ لوگ جو فرعون کی خصلت پر ہیں اور ہامان یعنی وہ لوگ جو ہامان کی خصلت پر ہیں اور اُن کے ساتھ کے لوگ جو اُن کا لشکر ہیں یہ سب خطا پر تھے''۔ (تذکرہ صفحہ 451-452 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مجلس میں فرمایا کہ یہ الہام مجھے رات کو ہوا۔ فرمایا کہ:

''فرعون اور اُس کے ساتھی تو یہ یقین کرتے تھے کہ بنی اسرائیل ایک تباہ ہو جانے والی قوم ہے اور اس کو ہم جلد فنا کر دیں گے۔ پر خدا نے فرمایا کہ وہ ایسا خیال کرنے میں خطا کار تھے۔ ایسے ہی اس جماعت کے متعلق مخالفین و معاندین کہتے ہیں کہ یہ جماعت تباہ ہو جائے گی، مگر خدا تعالیٰ کا منشا کچھ اور ہے''۔

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 261۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا والے چاہے وہ حکومتیں ہوں یا تنظیمیں، الٰہی جماعتوں کو تباہ نہیں کر سکتیں۔ بڑے بڑے فرعون آئے، ہامان آئے اور اس دنیا سے ناکام و نامراد گزر گئے۔ بڑے بڑے حاسد آئے اور اپنی حسد کی آگ میں آپ ہی جل کر بھسم ہو جاتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ بڑے بڑے شریر اُٹھتے ہیں لیکن خود اپنے شروں کا نشانہ بنتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا ذکر ہو رہا ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے رُخ پھیرتا ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ذکر فرمایا کہ ہمیں پتہ نہیں لگتا بعض جگہ کس طرح پیغام پہنچتا ہے۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا اس کی آج بھی ہمیں مثالیں نظر آتی ہیں اور کثرت سے نظر آتی ہیں۔ ان واقعات میں سے جو آجکل ہو رہے ہیں چند واقعات مَیں نے مثال کے طور پر لئے ہیں وہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

ہمارے ایک فلسطین کے عوَض احمد صاحب ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ بچپن کی ایک خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی تھی کہ تم امام مہدی کے سپاہی بنو گے۔ تب سے امام مہدی کی تلاش میں تھا، ایک روز اچانک ایک عیسائی چینل دیکھا جس پر اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی کر رہے تھے، تب فوراً عربی چینلز گھمانا شروع کئے کہ شاید کوئی اس کا جواب دے لیکن وہاں تو جادو، طلاق اور منافعوں کی باتیں ہو رہی تھیں بجائے اس کے کہ انہیں جواب دیتے۔ کچھ عرصے کے بعد خوش قسمتی سے ایم۔ ٹی۔ اے مل گیا۔ مجھے احساس ہوا کہ یہ سچے لوگ ہیں۔ پھر مستقل طور پر اُسے دیکھنا شروع کر دیا۔ اس چینل نے مجھے ہلا کر رکھ دیا۔ اب شرح صدر حاصل ہونے کے بعد بیعت کرنا چاہتا ہوں براہ کرم قبول فرمائیں۔

پھر عرب ملک کے ایک ہمارے دوست احمد ابراہیم صاحب ہیں کہتے ہیں کہ اچانک ایم۔ ٹی۔ اے دیکھنے کا موقع ملا۔ پہلے کچھ تردد تھا پھر آہستہ آہستہ شرح صدر حاصل ہوتا گیا۔ استخارہ کرنے پر جواب ملا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ۔ گھر والوں کی طرف سے مخالفت اور مشکلات کا سامنا ہے کیونکہ وہ مولویوں کے زیرِ اثر ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ میرے ثباتِ قدم اور فیملی کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اِن کی نیک تمنائیں اور دعائیں قبول فرمائے۔

پھر ایک محمد عبدالعاطی صاحب ہیں مصر کے، کہتے ہیں دو سال پہلے کی بات ہے کہ ٹی وی چینل گھماتے ہوئے اچانک ایم۔ ٹی۔ اے دیکھنے کا موقع مل گیا اور پروگرام سُن کر میں حیران رہ گیا اور جماعت کی طرف سے کی جانے والی قرآن و حدیث کی تفسیر پر غور و خوض کرنے پر مجبور ہو گیا۔ دوسری طرف دیگر مولویوں کے پروگرام بھی دیکھتا رہا۔ اس تجزیے کے بعد معلوم ہوا کہ اب تک حقیقت مجھ سے مخفی تھی اور اصل اور صاف ستھرا اسلام وہی ہے جو آپ لوگ پیش کرتے ہیں باقی سب خرافات ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت نصیب فرمائی۔ میں ایک سادہ سا مسلمان ہوں۔ گھر والے سارے میرے احمدی ہونے کے مخالف ہیں اور کوئی بات سننے کو تیار نہیں کیونکہ مولویوں نے ان کا برین واش کر رکھا ہے۔ ان سب کی ہدایت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی بھی نیک خواہشات پوری فرمائے۔

پھر ایک مصر کے حُسنی صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ بیعت کر کے یوں لگا جیسے ہم نئے سرے سے پیدا ہوئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رہ رہے ہیں۔ قبل ازیں کئی مسائل مثلاً وفاتِ مسیح وغیرہ کے بارے میں کچھ سمجھ نہ آتی تھی لیکن جماعت کے پاس گم گشتہ متاع مل گئی۔ تاہم مولویوں نے ہماری شدید مخالفت اور تکفیر شروع کر دی ہے۔ ہمارے پاس وسیع گھر ہے جسے ایک عرصے سے مسجد میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کو ایسا منظور نہ تھا۔ اب انشاء اللہ اُسے مسجد بنا کر جماعت کو پیش کریں گے۔ مولوی شدید مخالفت اور احمدیت سے مرتد کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اسی دوران استخارہ کیا تو جواب ملا کہ یہ لوگ امام مہدی کے مکذب ہیں۔

یہ اپنے بارہ میں لکھ رہے ہیں ہم ایم۔ ٹی۔ اے سنتے ہیں لوگوں سے ملتے ہیں، تبلیغ کرتے ہیں اور اُن کے جواب دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ پچھلی حکومت کے دوران مجھے اسیرِ راہِ مولیٰ بن کر تکالیف سہنے کا موقع ملا۔ مولویوں نے میرے خلاف جھوٹی شکایتیں کیں تو حکومتی کارندوں کی طرف سے مجھے کئی قسم کی سخت اذیت دی گئی اور دورانِ تحقیق میں نے اِن کو تبلیغ بھی کی۔ ایک طرف جیل میں اذیتیں دی جا رہی تھیں۔ دوسری طرف یہ تبلیغ کر رہے تھے۔ ایک متعلقہ افسر نے کہا کہ میں آپ کے دلائل سُن کر وفاتِ مسیح کا قائل ہو گیا ہوں۔ اُنہوں نے جہاد کے بارے میں ان کی رائے پوچھی تو مَیں نے بتایا کہ ہم صرف دفاعی جہاد کے قائل ہیں۔ تو دیکھیں مقصد احمدیت سے ہٹانا تھا لیکن خود ان کو قائل ہونا پڑا۔ صرف آپ اپنے دام میں صیاد نہیں آیا بلکہ شکار شکاری کے دام میں آ گیا۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لائی ہوئی خوبصورت تعلیم کا لوگوں پر اثر ہے۔ کہتے ہیں کہ انہوں نے جماعت کے بارے میں اور مصر میں احمدیوں کے بارے میں مختلف سوالات پوچھے۔ نیز یہ کہ تم تبلیغ کیوں کرتے ہو؟ مَیں نے کہا کہ مَیں ازخود کسی کو تبلیغ نہیں کرتا لیکن اگر وہ مجھ سے پوچھے تو میں ضرور بتاؤں گا کیونکہ احمدی جھوٹ نہیں بولتے۔ اب یہ ایک خصوصیت ہے جو ایک احمدی کا نشان ہے، دنیا میں ہر جگہ جھوٹ چل رہا ہے۔ پچھلے خطبے میں مَیں نے جھوٹ کے اوپر بڑی تفصیل کے ساتھ بیان کیا تھا۔ پس یہ ہمیں بھی یاد رکھنا چاہئے، ہر ایک کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس اپنی ایک عظیم خاصیت کو کبھی کسی احمدی کو چھوڑنا اور بھولنا نہیں چاہئے۔ نئے آنے والے آ کے یہ معیار قائم کرتے ہیں اور اس پر پابندی سے استقامت سے عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ ہم نے جھوٹ نہیں بولنا کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر اپنے دلوں میں جو ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی ہے وہ اُسی وقت پیدا ہو سکتی ہے جب ہر چیز ہر قدم آپ کا صدق کا قدم ہو اور ہر بات آپ کی صدق کی بات ہو۔ پس یہ ایک شان ہے احمدی کی جسے قائم رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے کہ احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔ کہتے ہیں، انہوں نے کہا یعنی پولیس والوں نے کہ اگر تم نے تبلیغ جاری رکھی تو ہم تم پر بم بلاسٹ کرنے کا الزام لگا کر تمہیں سزا دیں گے۔ یہاں تک ان کی مخالفتیں ہوتی ہیں۔ لیکن انہوں نے کہا کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ میری بیوی کو بھی مولویوں نے کہا کہ تمہارے خاوند نے تجھے دھوکہ دے کر اس جماعت میں داخل کیا ہے لیکن بیوی بھی ایمان میں پختہ تھی۔ اُس نے اپنی ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ مَیں اس سے پہلے احمدی ہوں۔ پس یہ ہے

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.

Contact: Anas A.Khan, John Thompson,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

جرأت اور شان جو آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت نے ایمان میں پیدا کی ہے۔

پھر الجزائر کے ایک دوست اُسامہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں دو سال قبل تک جماعت کے بارے میں کچھ نہ جانتا تھا۔ ایک روز اچانک بیٹے نے ایم۔ٹی۔اے کے بارے میں بتایا لیکن میں نے ہنسی مذاق میں ٹال دیا۔ پھر ایک وقت میں گھریلو پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا تب انبیاء کی زندگی اور مذہبی امور کے بارے میں غور وخوض کرنے لگا۔ آپ کا چینل دیکھا تو اس میں سارا حق پایا۔ آپ کی تعلیمات اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا۔ تفسیرِ کبیر کا مطالعہ شروع کیا اور تفاسیر سے دل مطمئن ہوا اور پھر تبلیغ شروع کر دی لیکن مخالفت کا سامنا ہوا۔ تب سابق انبیاء کی سیرت پر نظر ڈالی تو اس قسم کی مخالفت وہاں بھی نظر آئی جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ہوتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ لکھتے ہیں کہ براہِ کرم میری بیعت قبول فرمائیں۔ مَیں ہر طرف سے حضور کے حکموں پر عمل کروں گا۔ عجیب اخلاص ووفا میں بڑھنے والے یہ لوگ ہیں۔

پھر مراکش میں اُلطَّیِّب صاحب ہیں۔ اپنے واقعات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگر عیسائیوں کا ’حیاۃ چینل‘ نہ ہوتا تو مجھے بیعت کی توفیق نہ ملتی۔ تفصیل اس کی یہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں کافی عرصے سے یہ چینل دیکھتا رہا ہوں اور اُن کی حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گالیاں سُن کر اور مسلمانوں کو جواب سے عاجز آ کر خاموشی اختیار کرتے دیکھ کر دل ہی دل میں کُڑھتا لیکن کچھ پیش نہ جاتی۔ اچانک ایک دن ہاٹ برڈ ریسیور پر چینل گھما رہا تھا کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے العربیہ مل گیا۔ (یہ آجکل سپین میں مقیم ہیں) حالانکہ میں بالعموم ہاٹ برڈ کے چینل نہیں دیکھتا۔ بہرحال اس پر عصمتِ انبیاء اور بائبل کی تحریف وغیرہ پر عیسائیوں کے ساتھ بحث ہو رہی تھی۔ مَیں سُن کر بہت خوش ہوا کہ مجھے اپنے مطلب کی چیز مل گئی اور گم شدہ متاع ہاتھ آ گئی۔ کچھ عرصہ دیکھنے کے بعد میری تسلی ہوگئی اور میں بیعت کا خط ارسال کر رہا ہوں۔ اب مَیں ان مولویوں کے ہدہد اور نملہ اور جنّوں وغیرہ کے بارے میں مضحکہ خیز تفسیریں سنتا ہوں تو ہنسی آتی ہے۔ حالانکہ اس سے پہلے انہی کو سُن کر تعریفیں کرتے تھے۔

پھر مراکش کے ایک عبداللہ صاحب ہیں۔ کہتے ہیں کہ مَیں چند ماہ سے آپ کے پروگرام دیکھ رہا ہوں اور مجھے آپ کا قرآنِ کریم کے مضامین کا ادراک اور تعمیری اسلامی طرزِ فکر بہت پسند آیا۔ یہ معروف بات ہے کہ روایتی تفاسیر میں بہت سی خرافات موجود ہیں اور غلط تفاسیر جو لوگوں کے دل ودماغ میں راسخ ہو گئی ہیں اور ان میں منطق اور عقل کے خلاف باتیں موجود ہیں مثلاً جنوں کے بارے میں یہ خیال کہ وہ لوگوں کو چمٹ جاتے ہیں اور غیر مرئی، غیر معمولی مخلوق ہے کو میں پہلے ہی رَد کرتا تھا۔ بعض جگہ بعض کمزور احمدیوں کو جن کی تعلیم صحیح نہیں ہے یا علم حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ خاص طور پر عورتوں میں اب بھی اس قسم کی وبا ہے۔ گو چند ایک ہی اَن پڑھ اور جاہل ہیں لیکن مَیں نے سنا ہے یہاں بھی ایسی ہیں۔ اُن کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ہر عقل مند انسان جو ہے اس کو رَد کرتا ہے۔ یہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نے اپنے افسر سے حضرت آدم کے پہلے انسان نہ ہونے کے بارے میں بات کی اور میں نے کہا کہ فرشتوں نے جو یہ کہا کہ یہ فساد کرے گا اور خون بہائے گا تو اگر پہلے سے انسان موجود نہ تھے تو فرشتوں کو کیسے معلوم ہوا کہ بشر کے اندر خون ہوتا ہے وغیرہ۔ تو اُس افسر نے کہا کہ یہ بہت خطرناک خیالات ہیں۔ انہیں کسی کے پاس بیان مت کرنا۔ پھر لکھتے ہیں کہ پھر اچانک آپ کے چینل سے تعارف ہوا تو قرآنِ کریم کے زندہ اور روشن کتاب ہونے کے بارے میں آپ کے بیان سے بہت خوش ہوا۔ فضلوں اور احسانوں والے خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مبعوث فرمایا اور آپ کو اپنے نورانی اسرار الہام کئے تا کہ اس کے ذریعے لوگوں کی عقلوں میں پڑے شکوک وشبہات کے اس ڈھیر کا صفایا کر دیا جائے جس نے عقل کو ماؤف کر چھوڑا تھا اور جس کے نتیجے میں عرب تمدنی اور تہذیبی ترقی کے قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئے ہیں اور گراوٹ اور انحطاط اور پستی اور تفرقہ کا شکار ہو چکے ہیں۔ مجھے لکھتے ہیں کہ حضور! میری بیعت قبول فرمائیں۔ مجھے آج جماعت احمدیہ میں شامل ہو کر بڑے فخر کا احساس ہو رہا ہے۔

پھر سلطنتِ عمان کے ایک یاسر صاحب ہیں۔ انہوں نے جون 2011ء میں لکھا کہ ایک عرصے سے حق کی تلاش میں تھا جسے اب پا لیا ہے۔ الحمد للہ۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کو دیکھ کر شدت سے خواہش ہوتی تھی کہ کاش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّت کی ترقی کی خاطر دوبارہ آ جائیں۔ ایک بار مختلف چینل گھما رہا تھا کہ اچانک ایم۔ٹی۔اے کو دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر یوں لگا جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر ہو۔ یہ تصویر دل میں گھر کر گئی۔ ایک روز کسی دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ظہور کے بارے میں ذکر کیا اور دجال کے بارے میں بتایا کہ اس سے مراد عیسائی پادری ہیں۔ میں نے شروع میں اس کی سخت مخالفت کی لیکن بعد میں حقیقت کھل گئی۔ اس رات دو بجے تک ایم۔ٹی۔اے دیکھتا رہا اور جماعت اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ محبت بڑھتی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے صحیح اسلام کی طرف رہنمائی فرمائی اور قبول کرنے کی توفیق بخشی۔ یہ لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی کتب اور حضرت خلیفہ ثانی کی تفسیرِ کبیر پڑھی اور بہت پسند آئیں اور پھر مجھے لکھتے ہیں کہ آپ سے ملاقات کا بہت شوق ہے۔ دعا کریں۔

تو یہ لوگ نہ صرف بیعت کر رہے ہیں بلکہ بیعت کر کے اپنے علم کو بڑھا بھی رہے ہیں۔ یہ اُن لوگوں کے لئے لمحہ فکریہ ہے جو اپنے آپ کو پیدائشی احمدی سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ بس ہمارے خون میں احمدیت ہے تو اب مزید علم حاصل کرنے کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ اپنے تقویٰ کو، نیکیوں کے معیاروں کو بڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر ایک خاتون ہیں، بیریفان صاحبہ، ان کے دو بچے بھی ہیں۔ ناروے میں رہتی ہیں اور کردستان کی ہیں۔ کہتی ہیں کہ 2006ء میں اچانک ایم۔ٹی۔اے دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ آپ کی باتیں اور اسلام کی صحیح تصویر آپ سے سن کر بہت خوشی ہوئی۔ بعد میں اس چینل کا نمبر کہیں گم ہو گیا۔ اچانک 2010ء میں ایک روز پھر مل گیا۔ پروگرام ”اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر“ چل رہا تھا۔ آپ کے دلائل تفسیرِ قرآن سن کر بہت متاثر ہوئی۔ پروگرام کے آخر پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دکھائی گئی۔ آپ کی صداقت پر ایک لمحے کے لئے بھی شک نہ ہوا۔ تاہم افسوس ہوا کہ ابھی تک آپ کے بارے میں پتہ کیوں نہ چلا۔ البتہ آپ کے نبی ہونے کے بارے میں خلش تھی جو جماعت کی طرف سے دی گئی تفسیر وتشریح سے دور ہو گئی۔ اب میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام سچے امام مہدی ہیں۔ پھر لکھتی ہیں کہ آپ جو خدمت کر رہے ہیں اس کو بہت رَشک کی نگاہ سے دیکھتی ہوں اور اس جہاد میں شریک ہونا چاہتی ہوں۔ براہِ کرم مجھے بھی اس کا موقع دیں۔ تو یہ وہ خوبصورت جہاد ہے جس کی تعلیم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے دی ہے اور قرآن اور حدیث سے علم پا کر دی ہے۔ یہ جہاد ہے جو آپ نے اس زمانے میں متعارف کروایا ہے جو صرف مردوں کے لئے نہیں ہے بلکہ مردوں کے شانہ بشانہ عورتیں بھی اس جہاد میں حصہ لے رہی ہیں اور لیتی ہیں۔ بلکہ بعض اوقات مردوں سے بڑھ کر حصہ لے رہی ہیں۔

پھر حسین محمد صالح صاحب ہیں۔ یہ الجزائر کے ہیں۔ مجھے لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ تقریباً دس سال قبل مجھے اسلام کا کچھ علم نہ تھا سوائے اس رسمی اسلام کے جو سب لوگ جانتے ہیں اور کئی ایک مسائل کا سامنا تھا لیکن پھر بھی میں قرآن پڑھتا تھا اور سمجھنے کی کوشش کرتا تھا۔ ایک دن میں ٹی وی کے آگے بیٹھا کوئی مذہبی چینل تلاش کر رہا تھا کہ مجھے ایم۔ٹی۔اے مل گیا جہاں پروگرام ”اَلْحِوَارُ الْمُبَاشَر“ چل رہا تھا جس کا انداز اور علمیت اور مضمون مجھے پسند آیا۔ اور خاص طور پر پروگرام میں شریک علماء کا تمام ادیان کے بارے میں علم اور خصوصاً اسلامی علوم پر گرفت نے مجھے متاثر کیا۔ چنانچہ میں اسی لمحے سے احمدی ہوں اور میری روحانیت میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ اور مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے خطبات، بہت سی عربی اور فرنچ کتابیں اور رسائل میرے پاس ہیں۔ مَیں نے تفسیرِ کبیر بھی ڈاؤن لوڈ کر کے پرنٹ کر لی ہے تا کہ لوگوں سے رابطہ کرنے میں آسانی رہے۔ لکھتے ہیں کہ بیعت میں تاخیر اس لئے کی کہ میں خود کو بظاہر احمدی سمجھتا تھا لیکن نورِ ایمان میرے دل میں راسخ نہیں ہوا اور مجھے ڈر لگا کہ عہدِ بیعت کی خلاف ورزی نہ کرنے والا ٹھہروں۔ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے ہدایت عطا فرمائے اور مغفرت فرمائے اور استقامت بخشے۔ پس یہ فکریں ہیں نئے آنے والوں کی۔ بہت سارے پرانے احمدی جو بزرگوں کی اولادیں ہیں اُن کو بھی یہ فکریں اپنے اندر پیدا کرنی چاہئیں کہ ہم نے عہدِ بیعت کو کس طرح اپنی تمام تر طاقتوں کے ساتھ نبھانا ہے اور اُسے پورا کرنا ہے تبھی ہم حقیقی احمدی کہلا سکتے ہیں۔

پھر ایک ناصر صاحب ہیں۔ یہ بھی عرب ہیں۔ کہتے ہیں کہ چار سال قبل میرے اندر حق کی تلاش شروع ہوئی اور میں نے سنیوں اور شیعوں اور اثنا عشریوں وغیرہ سب کے مناظرات دیکھے۔ (اثنا عشری بھی شیعوں کا ایک فرقہ ہے جو بارہ اماموں کو مانتے ہیں)۔ کہتے ہیں کہ سب کے مناظرات دیکھے اور مجھے سنیوں کے دلائل مضبوط نظر آئے۔ پھر تقریباً تین ماہ قبل اتفاق سے میرا تعارف ایم۔ٹی۔اے سے ہوا اور مکرم ہانی طاہر صاحب نے میری توجہ کھینچی اور میری دلچسپی جماعت میں بڑھی اور معلوم ہوا کہ جماعت کے بارے میں جو باتیں لوگوں میں پھیلائی جاتی ہیں اُن کی بنیاد جماعت کے مخالف مولویوں احسان الٰہی ظہیر وغیرہ کی کتابوں پر ہے۔ اسی طرح اپنے معاشرے میں موجود علماء کا اپنے سے خیالات میں اختلاف رکھنے والے لوگوں کے عقائد کے بارے میں رویے نے مجھے بڑا پریشان کیا کیونکہ یہاں ہمارے پاس کچھ شیعہ ہیں اور لوگ ان سے تمسخر اور تحقیر سے پیش آتے ہیں۔ میں ہمیشہ اپنے دل میں یہ کہا کرتا تھا کہ مذہب کے معاملے میں کسی کو طعن کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے والدین بھی تو شیعہ یا نصاریٰ وغیرہ تھے اور ہمیشہ کہا کرتا تھا کہ اگر میں حق پر ہوں تو مجھے دوسروں کے لئے دعا کرنی چاہئے نہ کہ اُن کی تحقیر اور تکبر سے کام لینا چاہئے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

کیونکہ یہی انبیاء کی سنت ہے۔ اسی طرح سلفیوں کے عقائد کو بھی میں صحیح نہیں سمجھتا۔ میں اصولی طور پر مکرم ہانی صاحب کے بیان کردہ دلائل سے متفق ہوں۔ مجھے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے مزید دلائل مہیا فرمائیں اور یہ کہ بیعت کے بعد مجھے کیا کرنا ہوگا۔ میری مدد اور رہنمائی فرمائیں۔ تو اس طرح لوگ خط لکھتے ہیں۔

پھر عراق کے ایک غریب محمد صاحب ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ تین سال سے ایم۔ ٹی۔ اے دیکھ رہا ہوں اور تحقیق کر رہا تھا پھر استخارہ کیا لیکن کئی روز تک کوئی خواب نہ دیکھی۔ تاہم استخارہ جاری رکھا۔ پھر ایک روز خواب میں کوئی مجھے کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں یاد فرما رہے ہیں۔ پھر وہ شخص مجھے لے گیا اور کہنے لگا کہ اس خیمے میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ تب میں نے ایک ٹیلے کے اوپر لگے خیمے میں جا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کیا۔ پھر وہی شخص کہنے لگا کہ اب دوسرے ٹیلے پر جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرو۔ میں خواب میں حیران ہوتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو کیسے ہو سکتے ہیں؟ تاہم میں نے دوسرے ٹیلے پر بھی خیمے کے اندر آنحضرتؐ کو اُسی شکل وصورت میں دیکھا گو قد ذرا سا کم تھا۔ اس خواب کے بعد مجھے انشراحِ صدر ہوا اور اب بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ سب سے اچھی بات مجھے یہ لگتی ہے کہ جماعت میں ہر ملک وقوم کے لوگ بغیر تمیز رنگ ونسل کے شامل ہو رہے ہیں۔ پس تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنے کا جو کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے سپرد ہے وہ آج صرف جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔

پھر ایک صاحب ہیں خالد صاحب، کہتے ہیں کہ ایک روز ایک غیر احمدی دوست نے جماعت کے بارے میں بتایا کہ یہ لوگ ہندوستان میں مسیح موعود کے ظہور کے قائل ہیں۔ بعض دیگر عقائد بھی بتائے۔ مجھے شروع سے ہی اطمینانِ قلب نصیب ہونے لگا۔ پھر ایم۔ ٹی۔ اے دیکھا تو مزید تسلی ہوئی اور مَیں نے اس دوست کو بتایا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ اُس نے تعجب سے کہا کہ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ مَیں نے کہا کہ میرا دل مطمئن ہے اور میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ قبل ازیں میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صرف تصویر دیکھ کر آپ کی صداقت کا قائل ہو چکا تھا۔ ایم۔ ٹی۔ اے سے اسلام کی صحیح تصویر کا علم ہوا۔ الحمدللہ کہ اس کے ذریعے امام الزمان کا پتہ ملا۔ تقریباً ایک سال قبل خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چہرے پر بوسہ دیا تھا۔ خاکسار نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی حکومت اور حاکموں اور خراب حالات کا شکوہ کیا۔ پھر لکھتے ہیں کہ آپ لوگوں نے ہماری آنکھیں کھولیں اور اندھیروں سے نکال کر حق دکھایا ہے۔ جزاکم اللہ۔ پھر مجھے لکھتے ہیں کہ میری تمنا ہے کہ مَیں آپ کی دستی بیعت کروں۔

ایسے بہت سارے واقعات اَور ہیں سب کی تفصیل تو بیان نہیں ہو سکتی۔ پھر ایک واقعہ افریقہ سے مَیں نے لیا ہے۔ امیر صاحب گیمبیا لکھتے ہیں کہ بارہ ایریا میں وہاں کے مقامی جماعت کے صدر صاحب کی نگرانی میں تبلیغی پروگرام تشکیل دیا گیا۔ اس پروگرام کے ذریعے ایک دوست علیو کمارا صاحب سے رابطہ ہوا۔ (افریقہ میں اکثر ایسا ہے کہ نام کے ساتھ آخر میں ’’واؤ‘‘ یا ’’پیش‘‘ لگا دیتے ہیں۔ علیو کا مطلب ہے ’’علی‘‘۔ علی کمارا صاحب۔ یہ مسلمان تھے) ان کو جماعت کے عقائد کے بارے میں بتایا گیا۔ ان کے ساتھ دو ہفتے تک مسلسل تبادلہ خیال ہوتا رہا۔ پھر صدر صاحب نے اُن سے کہا کہ آپ خدا تعالیٰ سے ہدایت طلب کریں اور مَیں بھی آپ کے لئے دعا کروں گا۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ اُسی دن پچیس اور چھبیس مئی 2011ء کی درمیانی رات انہوں نے خواب دیکھا کہ ایک پگڑی والے بزرگ ہیں جو اُن کو اپنی طرف بلا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ادھر آؤ ہدایت یہاں ہے۔ صبح اُٹھ کر انہوں نے خواب بتائی تو کہنے لگے کہ جس بزرگ کو مَیں نے خواب میں دیکھا ہے وہی امام مہدی ہیں کیونکہ ان کی تصویر وہ ایک میگزین جو اُنہیں دورانِ تبلیغ دیا گیا تھا اُس میں پہلے دیکھ چکے تھے۔ اس پر انہیں بیعت فارم دیا گیا اور کہا گیا کہ اس کو پُر کرنے سے پہلے اس کا اچھی طرح مطالعہ کر لیں۔ علیو کمارا صاحب نے جب بیعت فارم پڑھا۔ کہنے لگے کہ میں اب مزید انتظار نہیں کر سکتا۔ چنانچہ اُسی وقت بیعت فارم پُر کر کے جماعت میں داخل ہو گئے۔

پھر امیر صاحب آئیوری کوسٹ لکھتے ہیں کہ وواتے ریجن کے گاؤں نیا کارہ میں ایک مارابو یعنی وہ شخص مولوی جو تعویذ گنڈے کیا کرتا تھا، اُن کا نام کونے ابراہیم تھا۔ اُنہوں نے خواب دیکھا کہ ایک بزرگ اُسے ملتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ میں عیسیٰ نبی ہوں۔ ایک دن وہ احمدیہ مشن ہاؤس آیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تصویر دیکھ کر حیران ہو گیا اور کہا کہ یہی وہ بزرگ ہیں جو اپنا تعارف نبی عیسیٰ کروا رہے تھے۔ اور اُس نے اُسی وقت بیعت کر لی اور یہ جو کام تھا تعویذ گنڈے کا اس سے بھی توبہ کر لی۔

غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ باوجود مخالفتوں اور راہِ راست سے گمراہ کرنے کی کوششوں کے جو مولوی اور دوسرے لوگ کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ کس طرح نیک فطرت لوگوں کی مختلف طریقوں سے رہنمائی فرماتا رہتا ہے اور فرما رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا پیغام سُن کر یا تصویر دیکھ کر ایک کشش کی کیفیت اُن میں پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی ترقی اُن کوششوں سے کئی گنا زیادہ ہے جو ہم کر رہے ہیں۔ پس یہ الٰہی کام ہے جس نے تکمیل کو تو انشاء اللہ تعالیٰ اب پہنچنا ہی ہے لیکن یہ ترقی ہمیں اس طرف بھی توجہ دلاتی ہے کہ ہم جن کو ایک عرصہ ہو گیا ہے احمدیت پر قائم ہوئے ہوئے یا ہم اُن لوگوں کی اولادیں ہیں جنہوں نے احمدیت قبول کی تھی، ہم نے اپنی حالتیں کیسی بنانی ہیں؟ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ ہمارے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ جیسا کہ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم نیکیوں میں پیچھے جا رہے ہو تو فکر کرو کہ اس سے انسان پھر گرتا چلا جاتا ہے اور بہت دور چلا جاتا ہے۔ بیعت میں آ کر کیا باتیں ہیں جو ہم نے کرنی ہیں، اس پر ہمیں غور کرتے رہنا چاہئے۔ بعض توجہ طلب امور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی زبانِ مبارک سے نکلے ہوئے مبارک الفاظ میں مَیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’شریعت کے دو ہی بڑے حصے اور پہلو ہیں جن کی حفاظت انسان کو ضروری ہے۔ ایک حق اللہ، دوسرے حق العباد۔ حق اللہ تو یہ ہے‘‘ (اللہ تعالیٰ کا حق تو یہ ہے) ’’کہ اللہ تعالیٰ کی محبت، اس کی اطاعت، عبادت، توحید، ذات اور صفات میں کسی دوسری ہستی کو شریک نہ کرنا۔ اور حق العباد یہ ہے کہ اپنے بھائیوں سے تکبر، خیانت اور ظلم کسی نوع کا نہ کیا جاوے‘‘۔ (کسی بھی قسم کا نہ کیا جائے)۔ ’’گویا اخلاقی حصہ میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔ سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں‘‘۔ فرماتے ہیں ’’سننے میں تو یہ دو ہی فقرے ہیں لیکن عمل کرنے میں بہت ہی مشکل ہیں‘‘۔

اور یہی کام ہے جو آج احمدیوں کے سپرد ہے۔ آسان کام تو نہیں۔ مولویوں کی طرح پکے پکائے حلوے تو ہم نے نہیں کھانے۔ یہ اپنی اصلاح کا کام ہی ہے جو ہم نے کرنا ہے، ہر احمدی کو اس کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

فرماتے ہیں: ’’اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل انسان پر ہو تو وہ ان دونوں پہلوؤں پر قائم ہو سکتا ہے‘‘۔ پس ہر وقت اللہ تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اُس کا فضل مانگیں کہ ہمارے قدم کبھی پیچھے نہ ہٹیں، نیکیوں میں ہم پیچھے نہ جائیں، تقویٰ میں ہم ترقی کرنے والے ہوں اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کا فضل ہمارے شاملِ حال ہو۔

فرمایا ’’کسی میں قوتِ غضبی بڑھی ہوئی ہوتی ہے‘‘ (یعنی غصے میں بہت جلدی آ جاتا ہے)۔ ’’جب وہ جوش مارتی ہے تو نہ اس کا دل پاک رہ سکتا ہے اور نہ زبان‘‘۔ (جب انسان غصے میں آتا ہے، غضب میں آتا ہے تو پھر فرمایا کہ نہ دل اُس وقت پاک ہے، نہ اُس کی زبان پاک ہے اور یہی ہمیں دیکھنے میں آیا ہے۔ بہت سارے مسائل، بہت ساری لڑائیاں، بہت ساری رنجشیں اسی لئے پیدا ہوتی ہیں، یا دلوں میں کینے پلتے ہیں اور بدلے لئے جاتے ہیں یا پھر زبان اس طرح چلائی جاتی ہے کہ وہ لگتا ہی نہیں کسی ایک مومن کی زبان ہے جس سے شریفانہ الفاظ ادا ہو رہے ہوں)۔ پھر فرمایا ’’دل سے اپنے بھائی کے خلاف ناپاک منصوبے کرتا ہے اور زبان سے گالی دیتا ہے۔ اور پھر کینہ پیدا کرتا ہے۔ کسی میں قوت شہوت غالب ہوتی ہے اور وہ اس میں گرفتار ہو کر حدود اللہ کو توڑتا ہے‘‘۔ (ان ملکوں میں گندی فلمیں دیکھنا، بے حیائی کی باتیں سننا، ان لغویات کو دیکھنا یہ سب اسی لئے پیدا ہوتی ہیں کہ دل میں تقویٰ نہیں ہوتا اور یہی قوتِ شہوت ہے جو غالب ہو جاتی ہے۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس کا خیال رکھنا چاہئے)۔ فرمایا ’’غرض جب تک انسان کی اخلاقی حالت بالکل درست نہ ہو وہ کامل ایمان جو منعم علیہ گروہ میں داخل کرتا ہے اور جس کے ذریعہ سچی معرفت کا نور پیدا ہوتا ہے اس میں داخل نہیں ہو سکتا‘‘۔ پس بہت قابلِ فکر بات ہے کہ عہد تو ہم یہ کر رہے ہیں کہ ہم ایمان میں بڑھیں گے۔ آپ فرما رہے ہیں کہ کامل ایمان پیدا ہی نہیں ہو سکتا اگر یہ باتیں تمہارے اندر ہیں۔

فرمایا: ’’پس دن رات یہی کوشش ہونی چاہیے کہ بعد اس کے جو انسان سچا موحّد ہو اپنے اخلاق کو درست کرے‘‘۔ (جب آپ نے اس بات پر یقین قائم کر لیا کہ مَیں ایک خدا کی عبادت کرنے والا ہوں تو پھر اپنے اخلاق کو بھی درست کرو)۔ فرمایا ’’مَیں دیکھتا ہوں کہ اس وقت اخلاقی حالت بہت ہی گری ہوئی ہے‘‘۔ (حالانکہ اُس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے، اخلاقی حالت کے معیار بہت اعلیٰ تھے۔ آپ اُن سے بھی اونچا دیکھنا چاہتے تھے۔ آج ہمیں اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہماری کیا حالت ہے)۔

فرماتے ہیں کہ ’’اکثر لوگوں میں بدظنی کا مرض بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ وہ اپنے بھائی سے نیک ظنی نہیں رکھتے اور ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر اپنے دوسرے بھائی کی نسبت بُرے خیالات کرنے لگتے ہیں اور ایسے عیوب اس کی طرف منسوب کرنے لگتے ہیں کہ اگر وہی عیب اس کی طرف‘‘ (یعنی یہ باتیں کرنے والے کی طرف) ’’منسوب ہوں تو اس کو سخت ناگوار معلوم ہو۔ اس لیے اوّل ضروری ہے کہ حتی الوسع اپنے بھائیوں پر بدظنی نہ کی جاوے اور ہمیشہ نیک ظن رکھا جاوے، کیونکہ اس سے محبت بڑھتی ہے اور اُنس پیدا ہوتا ہے اور آپس میں قوت پیدا ہوتی ہے اور اس کے باعث انسان بعض دوسرے عیوب مثلاً کینہ، بغض، حسد وغیرہ سے بچا رہتا ہے‘‘۔ (مخالفین کی حسد کی آگ تو ویسے ہی ہمارے خلاف بڑھ رہی ہے۔ اگر آپس میں بھی ہم اس قسم کی حرکتیں کریں تو پھر اُس جماعت میں رہنے کا کیا فائدہ)۔

پھر آپ نے فرمایا: ’’پھر مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لیے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لیے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اَور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لیے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت

پکاؤ تو شوربا زیادہ کرلو تا کہ اسے بھی دے سکو۔اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پروا نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر ہوں''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 215-214 ۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پس جب ہم اپنی حالتوں کی اصلاح کر لیں گے تو یقیناً ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت کا اور آپ کی جماعت میں شامل ہونے کا صحیح حق ادا کرنے والے ہوں گے۔اللہ کرے کہ نو مبائعین بھی اپنی حالتوں کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کرتے چلے جائیں اور پرانے احمدی اور وہ سست احمدی جو اپنے معیاروں کی بلندی کے حصول کو بھول گئے ہیں وہ بھی آپ کی بیعت کا حق ادا کرنے والے بنیں۔اور ہم بھی آپ کی بیعت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

اپنی بعثت کا مقصد اور مخالفین کی مخالفت اور سلسلے کی ترقی کے بارے میں آپ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

''میرے ان مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں''۔یعنی یہ مخالفین جو خاص طور پر مسلمانوں میں سے ہیں۔ یہ دو مقصد ہیں تقویٰ قائم کرنا اور توحید کو قائم کرنا، اس کو دیکھ کر بھی یہ لوگ میری مخالفت کرتے ہیں۔''انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام نفاقِ طبعی اور دنیا کی گندی زندگی کے ساتھ ہوں گے وہ خود ہی اس زہر سے ہلاک ہو جائیں گے''۔ یہ مخالفین کو یاد رکھنا چاہئے کہ جو مَیں کام کر رہا ہوں اگر نفاق ہے میری طبیعت میں اور اس دنیا کی خواہشات اور گندی زندگی کے لئے ہیں تو اس زہر سے انسان خود ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔''کیا کاذب کبھی کامیاب ہو سکتا ہے؟''۔فرمایا:''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّاب (المومن:29)'' (کہ یقیناً اللہ اُسے ہدایت نہیں دیا کرتا جو حد سے بڑھا ہوا اور سخت جھوٹا ہو) ''کذّاب کی ہلاکت کے واسطے اس کا کذب ہی کافی ہے۔لیکن جو کام اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کے رسول کی برکات کے اظہار اور ثبوت کے لئے ہوں اور خود اللہ تعالیٰ کے اپنے ہی ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہو پھر اس کی حفاظت تو خود فرشتے کرتے ہیں۔کون ہے جو اس کو تلف کر سکے؟ یاد رکھو میرا سلسلہ اگر نری دکانداری ہے تو اس کا نام و نشان مٹ جائے گا۔لیکن اگر خدا کی طرف سے ہے اور یقیناً اسی کی طرف سے ہے تو خواہ ساری دنیا اس کی مخالفت کرے یہ بڑھے گا اور پھیلے گا اور فرشتے اس کی حفاظت کریں گے''۔فرمایا''اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہ ہو اور کوئی بھی مدد نہ دے۔تب بھی مَیں یقین رکھتا ہوں کہ یہ سلسلہ کامیاب ہوگا''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 473-472۔ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اب یہ دیکھیں کہ جو واقعات ہم نے سنے ان میں کس طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں خود یہ بات پیدا کر رہا ہے۔ایک شخص کو بچپن سے اللہ تعالیٰ دل میں ڈال رہا ہے کہ تم امام مہدی کے سپاہی ہو اور سالوں بعد بڑے ہو کر جبکہ نوجوانی بھی گزر رہی ہے تب جا کے اُس کو پتہ لگتا ہے کہ امام مہدی کا ظہور ہو چکا ہے۔ پس اس طرح اللہ تعالیٰ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے مددگار پیدا فرما رہا ہے۔ یہی مطلب ہے اس کا کہ جب کوئی بھی مدد نہیں کرے گا تو تب بھی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا اور یہ سلسلہ قائم ہوگا ۔پس ہمیں اپنی حالتوں پر غور کرنا چاہئے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:''مخالفت کی مَیں پروا نہیں کرتا۔مَیں اس کو بھی اپنے سلسلہ کی ترقی کے لیے لازمی سمجھتا ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ کا کوئی مامور اور خلیفہ دنیا میں آیا ہو اور لوگوں نے چُپ چاپ اسے قبول کر لیا ہو۔دنیا کی تو عجیب حالت ہے۔انسان کیسا ہی صدیق فطرت رکھتا ہو مگر دوسرے اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے وہ تو اعتراض کرتے ہی رہتے ہیں''۔فرمایا:''اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہمارے سلسلہ کی ترقی فوق العادت ہو رہی ہے۔بعض اوقات چار چار پانچ پانچ سو کی فہرستیں آتی ہیں اور دس دس پندرہ تو روزانہ درخواستیں بیعت کی آتی رہتی ہیں اور وہ لوگ علیحدہ ہیں جو خود یہاں آ کر داخلِ سلسلہ ہوتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 473۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی باتیں ہیں اور جیسا کہ میں نے واقعات میں بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام دنیا میں اب یہ رَو چلائی ہے کہ آپ کی بیعت میں آنے والوں کی تعداد روزانہ بعض اوقات پانچ پانچ سو سے بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے، ہزاروں میں بھی چلی جاتی ہے۔اللہ تعالیٰ تو اپنا کام کئے چلے جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں بھی توفیق دے کہ اپنی بیعت کا اور اس سلسلے میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔

آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی ایک نہایت عارفانہ دعا پیش کرتا ہوں جس سے آپ کے دلی درد کی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔آپ کی مجلس میں کثرتِ زلازل اور تباہیوں کا ذکر تھا، اور آج کل بھی آپ دیکھیں اسی طرح تباہیاں آ رہی ہیں تو آپ نے فرمایا:

''ہم تو یہ دعا کرتے ہیں کہ خدا جماعت کو محفوظ رکھے اور دنیا پر یہ ظاہر ہو جائے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم برحق رسول تھے اور خدا کی ہستی پر لوگوں کو ایمان پیدا ہو جائے۔خواہ کیسے ہی زلزلے پڑیں پر خدا کا چہرہ لوگوں کو ایک دفعہ نظر آ جائے اور اس ہستی پر ایمان قائم ہو جائے''۔

(ملفوظات جلد4 صفحہ 261۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

آجکل کی بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کثرت سے جو آفات اور تباہیاں ہیں، خدا کرے کہ ان کو دیکھ کر دنیا اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کو پہچان لے اور مسلمان بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کو شناخت کر کے اپنی کھوئی ہوئی ساکھ کو دوبارہ قائم کرنے والے بن جائیں اور توحید کے قیام کا باعث بن جائیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/اگست 2011ء بروز بدھ مسجد فضل لندن کے احاطہ میں بوقت قبل از نمازِ ظہر مکرم بشیر احمد صاحب شاکر (آف ساؤتھ آل۔یوکے) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحوم 26/اگست 2011 کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔انتہائی نیک، نمازوں کے پابند، جماعتی پروگراموں میں باقاعدہ حصہ لینے والے، بڑے مخلص، دعا گو اور فدائی احمدی تھے۔مختلف حیثیتوں میں جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔خلافت رابعہ کے دور میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔مرحوم موصی تھے۔آپ کی تدفین ہونسلو قبرستان کے قطعہ موصیان میں ہوگی۔

نماز جنازہ غائب

اس کے ساتھ ہی درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی۔

(1) مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری غلام حیدر ملہی صاحب مرحوم۔آف بہاولنگر حال ربوہ)

15/اگست 2011 کو 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔1965 میں خاوند اور بچوں کے ہمراہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہاتھ پر بیعت کی اور بڑی استقامت سے عہد بیعت کو نبھایا۔ 1974 اور 1984 کے نامساعد حالات میں بڑی ہمت سے مخالفت کا سامنا کیا۔اپنے گاؤں چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر میں لجنہ اماء اللہ کا قیام عمل میں آنے پر آپ اس کی پہلی صدر منتخب ہوئیں اور متواتر کئی سال تک یہ خدمت بجالاتی رہیں۔مرحومہ ایک فدائی احمدی، تہجد گزار اور نڈر داعیہ الی اللہ تھیں۔غیروں کی غمی خوشی میں ہمیشہ شامل ہوتیں اور وہاں پر بھی دعوت الی اللہ کا موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتیں۔بہت زیادہ ہمدرد اور غریب پرور تھیں ، مستحقین کی غلہ، کپڑوں اور نقد رقوم سے مدد کرتیں اور اپنے بچوں کو بھی اس کی تلقین کرتی تھیں۔مہمان نوازی آپ کا خاص وصف تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ناصر احمد صاحب ملہی ریٹائرڈ مربی سلسلہ (نصیر آباد رحمان۔ربوہ) کی والدہ تھیں۔

(2) مکرم محمد رشید صاحب (ابن مکرم محمد حنیف طاہر صاحب سابق کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ۔حال جرمنی)

23/جولائی 2011ء کو بعارضہ جگر کینسر ساڑھے سینتیس سال کی عمر میں جرمنی میں وفات پا گئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ نے انٹرمیڈیٹ کے بعد کچھ عرصہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اور پھر پاکستان نیوی میں ملازمت کی۔ربوہ اور کراچی قیام کے دوران خدام الاحمدیہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔تقریباً سوا سال سے کینسر کے مرض میں مبتلا تھے۔بیماری کا تمام عرصہ بڑے صبر و تحمل اور ہمت کے ساتھ گزارا اور کبھی مایوسی کا اظہار نہیں کیا۔ نمازوں کے پابند، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار اور تبلیغ کا شوق رکھنے والے باوفا انسان تھے۔تین بہنوں کے اکلوتے بھائی تھے اور اللہ کے فضل سے موصی تھے۔آپ کی تدفین جرمنی کے گیروس گیراؤ قبرستان میں ہوئی۔پسماندگان میں والد اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ظہور احمد صاحب مربی سلسلہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے برادر نسبتی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔آمین

جس گھر میں نماز کا حق ادا ہوگا وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

''نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے۔نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذّت اور نور نازل فرما۔

جس گھر میں اس قسم کی نماز ہوگی وہ گھر کبھی تباہ نہ ہوگا۔حدیث شریف میں ہے کہ اگر نوح علیہ السلام کے وقت میں یہ نماز ہوتی تو وہ قوم کبھی تباہ نہ ہوتی۔حج بھی انسان کے لئے مشروط ہے، روزہ بھی مشروط ہے۔زکوۃ بھی مشروط ہے مگر نماز مشروط نہیں۔سب ایک سال میں ایک ایک دفعہ ہیں۔مگر اس کا حکم ہر روز پانچ دفعہ ادا کرنے کا ہے۔اس لئے جب تک پوری پوری نماز نہ ہوگی تو وہ برکات بھی نہ ہوں گی جو اس سے حاصل ہوتی ہیں اور نہ اس بیعت کا کچھ فائدہ حاصل ہوگا۔

اگر بھوک یا پیاس لگی ہو تو ایک لقمہ یا ایک گھونٹ سیری نہیں بخش سکتا۔پوری خوراک ہوگی تو تسکین ہوگی۔اسی طرح ناکارہ تقویٰ ہرگز کام نہ آوے گا۔خدا تعالیٰ انہیں سے محبت کرتا ہے جو اس سے محبت کرتے ہیں۔لَنْ تَنَالُوْا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) کے یہ معنی ہیں کہ سب سے عزیز شئے جان ہے۔اگر موقع ہو تو وہ بھی خدا کی راہ میں دے دی جاوے۔نماز میں اپنے اوپر جو موت اختیار کرتا ہے وہ بھی برّ کو پہنچتا ہے۔

(ملفوظات جلد3 صفحہ 627)

بقیہ:دورہ جرمنی از صفحہ نمبر 16

ایک طرف عمارت پہلے سے تعمیر شدہ موجود ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حصہ کا بھی معائنہ فرمایا اور امیر صاحب جرمنی کو ہدایت فرمائی کہ اس عمارت کی باقاعدہ پلاننگ کریں اور یہاں عارضی نہیں بلکہ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کچھ بنائیں اور جو رہائشی حصہ ہے وہ بھی نیا پلان کرکے بنائیں۔

برلن شہر کی سیر

آج مقامی جماعت نے برلن شہر کی سیر کا ایک پروگرام رکھا تھا۔سوا گیارہ بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برلن شہر کے وزٹ کیلئے روانہ ہوئے۔ برلن شہر کے وسط میں دریائے Spree بہتا ہے۔ یہ دریا برلن شہر سے قریباً تین سو کلومیٹر دور پہاڑی چشموں سے شروع ہوتا ہے اور برلن شہر کے درمیان سے گزرتا ہوا ایک دوسرے دریا Havel میں شامل ہو جاتا ہے۔اس دریا میں tourist ships چلتے ہیں جو برلن شہر کی سیر کرواتے ہیں۔مقامی جماعت نے بھی ایک ایسا ہی tourist ship ہائر کیا تھا۔ Chalrolotten Purg کے مقام سے اس tour کا آغاز ہوا۔اس دریا کے دونوں کناروں پر بہت سے تاریخی مقامات ہیں۔ جرمنی کا پارلیمنٹ ہاؤس اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے۔ جرمن چانسلر کی رہائش، وزرائے مملکت اور ممبرانِ پارلیمنٹ کے دفاتر اور دیگر مختلف حکومتی اداروں کے دفاتر بھی اسی دریا کے کنارے پر واقع ہیں۔ برلن شہر کا ریلوے اسٹیشن جو کئی منازل پر مشتمل ہے اسی دریا کے کنارے پر موجود ہے۔ چیک کروشیا کے شہنشاہ نے 225 سال قبل شکار کرنے کیلئے جو پارک بنایا تھا وہ بھی یہیں واقع ہے۔

House of the Culture of the World بھی اسی دریا کے کنارے پر واقع ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے 1997ء میں اپنے دورہ برلن کے دوران اسی عمارت کے ایک ہال میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا تھا اور شام کو مجلس سوال و جواب ہوئی تھی۔

اس وزٹ کے دوران وہ جگہ بھی آئی جہاں سے لوگ ایسٹ جرمنی سے یہ دریا پار کر کے ویسٹ جرمنی آتے تھے لیکن وہاں موجود فوجی ان کو گرفتار کر لیتے تھے۔بعض لوگ یہاں سے نکلنے کی کوشش کے دوران اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے اور فوجیوں کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے تھے۔اس جگہ دریا کے کنارے ان کی یاد میں پانچ چھ تختیاں لگی ہوئی ہیں۔ جن پر ان کے نام درج ہیں جن کو گولیوں کا نشانہ بنا کر قتل کر دیا گیا تھا۔

اسی جگہ پر دریا کے مغربی طرف ایک بلڈنگ ہے جسے آنسوؤں کا محل بھی کہتے ہیں۔ یہاں مشرقی جرمنی سے لوگ آکر اپنے مغربی جرمنی میں مقیم عزیزوں سے ملتے تھے اور پھر ملاقات کا وقت ختم ہونے پر ایک دوسرے کو روانہ کرتے ہوئے آنسو بہاتے تھے۔ اس وجہ سے اس عمارت کا نام آنسوؤں کا محل مشہور ہو گیا ہے۔

MOT

CLASS IV: £48

CLASS VII: £56

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

اس آنسوؤں کے محل کے پاس برلن کی سڑکوں اور گلیوں میں سے ایک مشہور سڑک Friedrich Street بھی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ اپنے 1990ء کے برلن کے سفر کے دوران دیوار برلن گرنے کے بعد جب کہ ابھی دونوں ممالک مغربی جرمنی اور مشرقی جرمنی باہم ملے نہیں تھے اور ان کے بارڈر بھی قائم تھے۔ باقاعدہ انٹری لیکر مشرقی جرمنی کی طرف اس سٹریٹ پر آئے تھے اور مشرقی جرمنی کے انتہائی تکلیف دہ حالات دیکھنے کے بعد اس سٹریٹ کے کنارے کھڑے ہو کر ایک لمبی دعا کروائی تھی۔مکرم امیر صاحب جرمنی اور مکرم ہدایت اللہ ہیوبش صاحب مرحوم حضور رحمہ اللہ کے ساتھ تھے۔

اس دریا کے دونوں اطراف رشین دَور کی بعض پُرانی عمارات بھی اپنی اصل صورت میں قائم ہیں۔

سیر کا یہ پروگرام قریباً ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ ایک احمدی خادم محمد آصف صادق صاحب نے گائیڈ کے فرائض سرانجام دیئے اور مائیک کے ذریعہ دریا کے دونوں اطراف واقع تاریخی مقامات و عمارات کی تاریخی اہمیت کے اعتبار سے تفصیلات بتاتے رہے۔

دوپہر ڈیڑھ بجے کے قریب یہاں سے مسجد خدیجہ برلن کیلئے واپسی ہوئی۔ راستہ میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کیلئے رک کر لاہوری مسجد کا وزٹ فرمایا۔اس مسجد کیلئے برلن شہر میں ایک قطعہ زمین 1922ء میں خریدا گیا۔ اس وقت برلن میں اہلِ پیغام غیر مبائعین کے امام مولوی صدرالدین صاحب تھے۔ مسجد کا مکمل خرچ لاہوری جماعت نے ادا کیا۔ 1927ء میں مولوی صدرالدین صاحب کی موجودگی میں اس مسجد کا افتتاح ہوا۔

جب حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد پہنچے تو یہاں مقیم ایک نوجوان سعادت احمد نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ یہ نوجوان کینیڈا سے آئے تھے اور یہاں چھ ماہ کیلئے مقیم تھے۔حضورِانور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مسجد کے اندر تشریف لے گئے اور مسجد کا اندورنی حصہ دیکھا اور فرمایا ایک سو پچیس کے قریب افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔حضورِانور نے نمازوں کی ادائیگی کے بارہ میں دریافت فرمایا تو موصوف نوجوان نے بتایا کہ جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور پندرہ بیس آدمی آجاتے ہیں۔

حضورِانور نے مسجد سے ملحقہ مشن ہاؤس بھی دیکھا اور وہاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی موجود کتب کے بارے میں نوجوان سے دریافت فرمایا تو اس نے بتایا کہ یہ کتب لاہور سے لائے ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سعادت احمد سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہماری مسجد بھی آئیں اور وہاں سے وہ کتب حاصل کرلیں جن میں اختلافی مسائل نہیں ہیں اور یہ کتب یہاں اپنی لائبریری میں رکھیں۔حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کافی دیر تک ازراہِ شفقت اس نوجوان کا بازو پکڑے رکھا اور اس سے گفتگو فرماتے رہے۔اور فرمایا جب لندن آئیں تو وہاں ہماری مسجد میں بھی آئیں اور ملیں۔

اس نوجوان نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوکر تین بجے واپس مسجد خدیجہ برلن تشریف لے آئے۔

ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Rupper اور جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق Mr. Markus Loning کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد خدیجہ برلن پہنچنے کے معاً بعد اپنے دفتر تشریف لے آئے وہاں FDP پارٹی کے ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Ruppet جو اپنی پارٹی کی طرف سے مذہبی تنظیموں سے تعلقات کے نمائندہ ہیں اور پارلیمنٹ کی رابطہ کمیٹی کے ممبر ہیں اپنے ایک اسسٹنٹ آفس انچارج کے ساتھ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کیلئے موجود تھے۔ان کے علاوہ درج ذیل حکام بھی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کیلئے موجود تھے۔

1۔ Mr. Markus Loning جو جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق ہیں اور وزیرِ مملکت کے برابر ان کا عہدہ ہے۔

2۔ Mrs. Ocak جو پاکستان اور افغانستان ڈیسک کی نمائندہ ہیں۔ یہ اپنے ایک سٹاف ممبر کے ساتھ ملاقات کیلئے آئی تھیں۔

ان سب مہمانوں نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر ممبر آف نیشنل اسمبلی نے بتایا کہ جرمن پارلیمنٹ سال میں بائیس ہفتے کام کرتی ہے۔

ایک دوسرے ممبر پارلیمنٹ Ruppert صاحب نے کہا کہ وہ اور بعض دوسرے سیاستدان بعض ممالک کے ساتھ کام کر رہے ہیں اور ان کو اصلاحات کیلئے تیار کر رہے ہیں، لیکن پاکستان میں کسی قسم کی تبدیلی مشکل نظر آتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ سیلاب کے بعد وہ گزشتہ سال پاکستان گئے تھے اور بعض مقامی لیڈروں سے ملے تھے جو کہ متشددانہ کارروائیوں کے خلاف تھے۔حضورِانور نے فرمایا کہ جب سیلاب آیا تھا تو جماعت احمدیہ نے مدد کی اور نمایاں کام کیا، لیکن اپنی موجودگی کو لوگوں کی مخالفت کی وجہ سے میڈیا میں نہیں دیا۔

ممبر آف پارلیمنٹ کے ایک سوال پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس دفعہ میں جرمنی تین ہفتوں کیلئے آیا ہوں اور مجھے چھ مساجد کے افتتاح کا موقع ملا ہے اور جلسہ سالانہ میں شامل ہوا ہوں۔اب ہماری یہاں تیس سے زائد مساجد ہیں اور ہماری جماعت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔''

حضورِانور نے فرمایا کہ جرمن احمدی جو یو۔کے گئے تھے، اب ان میں سے بعض معاشی صورتحال کی وجہ سے واپس آرہے ہیں، کیونکہ پونڈ کمزور ہو رہا ہے اور یورو مضبوط۔حضورِانور نے فرمایا کہ جرمنی کو یوکے پر ایک برتری حاصل ہے کہ جرمنی کا کل مصنوعات کی تیاری پر زور ہے جب کہ یو۔کے میں سروس انڈسٹری پر۔ اس طرح تجارتی نقطہ نظر سے جرمنی آگے ہے۔

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ انہوں نے پاکستان کی حکومت پر دباؤ ڈالا ہے کہ وہ ناموسِ رسالت کے قانون کو ختم کریں، لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوسکی۔اس پر حضورِانور فرمایا یہ ناممکن نظر آتا ہے کہ ناموسِ رسول کے قانون کا خاتمہ ہو۔ کوئی بھی حکومت اتنی مضبوط نہیں کہ ایسا کوئی قدم اٹھا سکے تا وقتیکہ مُلّاں کی طاقت کو کمزور نہ کیا جائے۔ تاہم قانون کا استعمال صحیح طریق پر ہو، نہ کہ ذاتی مفادات کے حصول اور دشمنی کی وجہ سے اس کا استعمال کیا جائے۔اس پر عمل کروانے کے بارہ میں سخت شرائط ہونی چاہئیں۔عدل و انصاف کے ساتھ بہت گہری تحقیق اور چھان بین کے بعد ہی اس بارہ میں کوئی مزید کارروائی ہونی چاہئے۔گورنر آف پنجاب اور اقلیتی امور کے وزیر اس قانون کی وجہ سے مارے گئے ہیں۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ جب عیسائیوں کو پاکستان میں مارا جاتا ہے، اس سے جرمنی میں زیادہ جوش پیدا ہوتا ہے لیکن وہ جرمن پبلک کی اس طرح ٹریننگ کر رہے ہیں کہ یہ ضروری ہے کہ تمام اقلیتوں کا تحفظ کیا جائے، جس میں احمدی بھی شامل ہیں۔

اس پر حضورِانور نے فرمایا ''کسی شخص کو بھی اس کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ بانیانِ مذاہب یا کسی بھی مذہب کی تضحیک یا بے ادبی کرے۔ یہی انصاف ہے۔ لامذہب لوگوں کو بھی پیغمبروں اور مذاہب کی تضحیک یا بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔

قرآنِ کریم کی تعلیم یہ ہے کہ بُتوں کو بھی بُرا نہ کہو، کیونکہ جواباً ان بُتوں کی پوجا کرنے والے خدا کے خلاف باتیں کریں گے۔ دوسرے کے جذبات کی ہمیشہ قدر کرنی چاہئے۔ یہ اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے اور کسی بھی قانون کی بنیاد ہونا چاہئے۔مغرب بھی روزمرہ زندگی میں نرمی اور بردباری کی تعلیم پر یقین رکھتا ہے، پھر مذہبی معاملات میں ایسا کیوں نہ ہو؟''

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ جرمن تاریخ میں ایسی مثالیں موجود ہیں جہاں مذہبی تنظیمیں طاقت کا غلط استعمال کرتی رہی ہیں۔اس پر حضورِانور نے فرمایا: جو مذہب کا غلط استعمال کرتے ہیں، وہ مذہب کی صحیح تعلیم کی پیروی نہیں کر رہے ہوتے۔ دونوں، قرآن کریم اور بائبل اور تمام مذہبی صحیفے اپنی اصلی شکل میں تحمل و بردباری کی تعلیم دیتے ہیں۔ قرآن کریم کی تعلیم یہ ہے کہ جہاں سزا دینے کی ضرورت پڑے وہ اصلاح کی خاطر ہو، نہ کہ بدلہ لینے کیلئے ہو۔

حضورِانور نے فرمایا: اگر کوئی شخص غلط کام کرتا ہے تو مذہب کو الزام نہیں دینا چاہئے اور نہ ہی مذہبی لیڈروں کو الزام دینا چاہئے۔ بلکہ جو غلط کام کر رہا ہے صرف اس کو موردِ الزام ٹھہرانا چاہئے اور limits سے باہر نہیں جانا چاہئے۔ حوصلہ اور برداشت ہونی چاہئے۔

جہاں تک متشدد مسلم مُلّاؤں کی اصلاح کا تعلق ہے، اس کا امکان نہیں ہے، کیونکہ وہ سب حدیں پھلانگ چکے ہیں۔ان کو اچھے یا بُرے کی تمیز ہی نہیں رہی۔ وہ خود کو بھی تباہ و برباد کریں گے اور اپنے پیروکاروں کو بھی تباہ کریں گے۔

ممبر آف پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کے مشکور ہیں جنہوں نے تشدد کے بارہ میں اس طرح کھل کر بات کی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ میں پاکستان واپس نہیں جاسکتا کیونکہ وہاں رہ کر اپنا کام بطور خلیفہ کے سرانجام نہیں دے سکتا۔ نہ خطبہ دے سکتا ہوں اور نہ ہی اسلامی اصطلاحات کو استعمال کر سکتا ہوں۔ اور نہ ہی جماعت کی رہنمائی کر سکتا ہوں۔ میں نے جماعت کی رہنمائی کرنی ہوتی ہے جو پاکستان میں رہ کر نہیں کر سکتا۔

پاکستان میں سیلاب کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ کچھ پاکستانی سندھ سے کراچی منتقل ہوئے ہیں۔ اور یہ اب بھی اپنے گھروں کو واپس نہیں جا سکے۔ اس سے جرائم میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ احمدیوں نے بحالی کے کاموں میں اہم کام کئے ہیں۔حضورِانور نے فرمایا کہ یہ بدقسمتی ہے کہ تمام امدادی سامان اور رقوم عام لوگوں تک نہیں پہنچ سکے اور حضورِانور نے فرمایا کہ اندازہ یہ ہے کہ صرف تیس فی صد ضرورت مندوں تک پہنچ سکا ہے۔حضورِانور نے فرمایا کہ امدادی سامان کی تقسیم میں انصاف اور ایمانداری کا مظاہرہ

ہونا ضروری ہے۔ اجناس اور خوراک کی اشیاء وغیرہ مارکیٹ میں فروخت ہورہی ہوتی ہیں۔

ایک مہمان نے کہا کہ اس بات سے خوشی ہوئی ہے کہ اس دفعہ برلن میں جماعت کے خلاف بہت کم مظاہرے ہوئے۔ حضورِانور نے فرمایا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ پبلک نے احمدیوں کے بارہ میں جان لیا ہے اور اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ تعلیم دی ہے کہ اگر آپ صحیح اسلام کو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو مساجد بنانی چاہئیں۔ اس پر ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ وہ اس بات سے بہت متأثر ہوئے ہیں کہ جماعت نے مقامی آبادی میں اپنے آپ کو مدغم کرلیا ہے۔

پاکستان ڈیسک سے مہمان خاتون نے کہا کہ وہ بہت خوش ہے کہ حضورِانور جرمنی کا دورہ کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ اس نے فروری میں انڈونیشیا کے شہداء کی ویڈیو دیکھنی شروع کی لیکن اس کو آخر تک نہ دیکھ سکیں کیونکہ یہ بہت غم سے بھرا ہوا اور تکلیف دہ منظر تھا۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضورِانور کا کب تک یہاں قیام ہے؟ حضورِانور نے فرمایا کہ ہمبرگ، فرنکفرٹ کے دورہ کے بعد karlsruhe میں جلسہ میں شامل ہوا۔ اب برلن میں ہوں۔ یہاں سے ہفتہ کو واپسی ہے۔

ایک مہمان موصوف نے کہا کہ یہ بہت اچھی بات ہے کہ احمدی لوگ دوسروں سے ملتے ہیں، رابطہ کرتے ہیں امن سے رہتے ہیں اور دوسروں سے گفتگو کرتے ہیں اور معاشرہ میں اصلاحی کام کرتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا ایسا ہی ہونا چاہئے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ ملاقات تین بجکر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر مہمان حضرت نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

پانچ بجے حضورِانور نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے ایک نکاح کا اعلان کیا۔ عزیزم نبیل اسلم ابن محمد اسلم کا نکاح عزیزہ حامدہ مظفر اللہ بنت عبداللہ صاحب کے ساتھ ہوا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے اور دعا کروائی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

بعدازسہ پہر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ نو بجکر پچاس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نمازِ مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

30 جون 2011ء بروز جمعرات:

صبح سوا چار بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ میں تشریف لاکر نمازِ ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔

ممبر پارلیمنٹ Mrs. Schuster کی حضورانور سے ملاقات

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ممبر پارلیمنٹ Mrs. Schuster نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ یہاں بہت سی ہیومن رائٹس کمیٹیاں ہیں۔ کیا ان کے علاقے تقسیم ہیں؟ افریقہ، ایشیا، ساؤتھ امریکہ وغیرہ؟ ممبر آف پارلیمنٹ نے عرض کیا کہ اس پر ہم پارلیمنٹری لیول پر کام کررہے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ ہندوستان کے بعض صوبوں میں مسلمانوں کی طرف سے جماعت کو مسائل کا سامنا ہے۔ سہارن پور کے علاقہ سے احمدیوں کو اپنا گاؤں چھوڑ کر ہجرت کرنی پڑی۔ وہاں سے نکلنے پر مجبور ہوئے۔ دسمبر 2010ء میں ایک لوکل معلم کو بھی مارا گیا۔

وہاں حکومت کی جو مقامی اتھارٹیز ہیں وہ ڈرتی ہیں کہ مسلمانوں کا ووٹ بینک ہے۔ وہ ان کے خلاف کوئی قدم اُٹھانے سے ڈرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا جو MTA انٹرنیشنل ٹی وی چینل ہے وہ تمام دنیا کو cover کرتا ہے۔ مختلف سیٹلائٹ چینل کے ذریعہ اس کے coverage تمام دنیا تک ہے۔

اس خاتون ممبر آف پارلیمنٹ نے بتایا کہ انڈونیشیا میں جو حالیہ احمدیوں کے خلاف ظلم کا واقعہ ہوا ہے اس پر وہاں کی حکومت کو بڑا سخت خط لکھا تھا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ مذہب کی آزادی ہونی چاہئے۔ اگر مذہب میں جبر نہیں ہے تو پھر آزادی ہونی چاہئے تا ہر ایک آزادی سے اپنے مذہب پر عمل کر سکے۔

بلغاریہ کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ وہاں ہم مسائل کا سامنا کر رہے ہیں۔ ہمارے حقوق نہیں دیئے جارہے۔ ہمیں جگہ نہیں دی جارہی کہ ہم عبادت کرسکیں۔ حکومت کے مقرر کردہ امام، مولوی جماعت کے خلاف مسائل پیدا کر رہے ہیں۔ حکومت اپنے اِن اماموں کو سپورٹ کرتی ہے۔ ہم اپنے مبلغ کو وہاں نہیں بھجوا سکتے۔ ہمارے مبلغ کو وہاں سے واپس بھجوا دیا گیا ہے۔ ہم ملکی عدالت میں گئے مگر فیصلہ ہمارے خلاف ہوا۔ بلغاریہ یورپین کمیونٹی کا حصہ ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ برلن سے ایک دن کے بعد ہفتہ کو روانگی ہے اور لمبا سفر ختم ہورہا ہے۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ساری زندگی ہی سفر ہے۔ خدا کو معلوم ہے کہ کب ختم ہوگا۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ میں لندن میں مقیم ہوں اور پاکستانی پاسپورٹ ہولڈر ہوں۔ باوجود اس کے کہ پاکستان میں میرے تمام حقوق ختم ہیں لیکن میں پاکستانی ہوں۔

موصوفہ ممبر آف پارلیمنٹ نے جماعت احمدیہ کی بہت تعریف کی اور کہا کہ احمدی لوگ بہت اچھا کام کررہے ہیں۔ ان کی طرف سے ہمیں ہر طرح سے تعاون حاصل ہے۔

اس ممبر پارلیمنٹ کا تعلق میونخ سے تھا۔ حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جب ان کے علاقے میں مسجد افتتاح ہوگا تو ان کو بھی دعوت دیں گے۔ حضورِانور نے فرمایا اس مسجد خدیجہ، برلن کی تعمیر میں خواتین کا بہت بڑا کردار ہے۔ یہ مسجد خواتین نے اپنی مالی قربانی سے بنائی ہے۔ اس کا نقشہ اور ڈیزائن بھی ایک احمدی خاتون آرکیٹیکٹ نے کیا ہے۔ یہاں مردوں اور خواتین کے علیحدہ علیحدہ ہال ہیں۔

حضورِانور نے فرمایا ابھی فرینکفرٹ میں لجنہ نے ایک بہت خوبصورت گیسٹ ہاؤس تعمیر کیا ہے۔ یہاں لجنہ بہت مستعد اور فعال ہیں۔ لجنہ نیشنل لیول پر اور لوکل لیول پر بھی اپنے سالانہ اجتماعات کرتی ہیں۔ اور آزادی سے اپنے پروگرام کرتی ہیں۔ اپنے فنکشنز کرتی ہیں۔ یہاں احمدی طالبات کی گرلز ایسوسی ایشن بھی ہے۔ یونیورسٹی میں سیمینارز کرتی ہیں اور اپنے پروگرام بناتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان، انڈیا، انڈونیشیا، بلغاریہ اور بعض دوسرے ممالک میں جماعت کے جو حالات ہیں آپ ان کے بارہ میں پارلیمنٹیرینز میں awareness پیدا کرسکتی ہیں۔ ان کو ساری صورتحال سے باخبر رکھ سکتی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ پاکستان میں آپ کو حکومتی محکمے ان جگہوں پر ہی لے کر جائیں گے جہاں سب کچھ ٹھیک ہے۔ دوسری جگہوں پر نہیں لے کر جائیں گے۔ اگر آپ نے حقیقت دیکھنی ہے تو پھر independant پرائیویٹ آرگنائزیشن کے ذریعہ دیکھیں۔ حکومت کے ذریعہ تو آپ ایسی جگہوں پر نہیں جاسکتے۔

ملاقات کا یہ پروگرام دو بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر موصوفہ نے حضورِانور کے ساتھ تصویر بنانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

ممبر آف پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

سوا تین بجے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ممبر پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ موصوفہ کا تعلق ہمبرگ سے ہے۔ یہ وہاں سے ممبر آف پارلیمنٹ منتخب ہوئی تھیں۔ موصوفہ نے بتایا کہ 1958ء میں اس کے والد مسجد فضلِ عمر ہمبرگ آیا کرتے تھے۔ اس کے والدین ترکی سے آئے تھے۔ اور پھر یہاں مستقل طور پر آباد ہوگئے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ بعض احمدی نوجوان کونسل ڈسٹرکٹ لیول پر بہت active ہیں۔ ایک نوجوان ہمبرگ میں ہیں۔ ان میں پولیٹیشن بننے کا پوٹینشل ہے۔ اس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ ہمیں اور زیادہ لوگوں کی ضرورت ہے جو مسلمانوں میں سے آگے آئیں اور دوسرے مذاہب میں سے بھی آئیں۔

ایک سوال کے جواب میں کہ coalition گورنمنٹ کی کیا وجہ ہے؟ موصوفہ نے بتایا کہ ہمبرگ میں پانچ پارٹیاں ہیں کوئی بھی اکثریت میں نہیں ہے۔ اب جاپان میں حالیہ زلزلہ اور ایٹمی پلانٹ کو پہنچنے والے نقصان کے بعد گرین پارٹی کی پوزیشن مضبوط ہوئی ہے کیونکہ یہ پارٹی ایٹمی ہتھیاروں کے خلاف ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ نیشنل پارلیمنٹ میں انٹرنیٹ اینڈ ڈیجیٹل سوسائٹی (کمشن) کی ممبر ہیں۔ ہم والدین کی مدد کرتے ہیں کہ وہ کس طرح اپنے بچوں کو کمپیوٹر، لیپ ٹاپ اور IT کے ذریعہ مدد کرسکتے ہیں۔ والدین کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح بچوں کی تعلیمی مدد کرسکتے ہیں۔ ہم ٹیچرز کو بھی پڑھانے کا طریق کار بتاتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ برطانیہ میں ہاؤس آف لارڈز میں چار پانچ مسلمان ہیں ان میں سے ایک احمدی ہے۔ حضورِانور فرمایا ایک میئر بھی احمدی ہے۔

حضورِانور نے فرمایا یوکے اور جرمنی میں جماعت کی تعداد بیس بیس ہزار کے قریب ہے۔ امریکہ، کینیڈا میں بھی احمدیوں کی تعداد کافی زیادہ ہے۔ لیکن افریقہ میں تو بہت زیادہ ہے۔ ان سب ممالک کی جماعتیں چاہتی ہیں کہ میں ان کے پاس آؤں۔ میں بھی چاہتا ہوں کہ وہاں جاؤں۔ افریقن ممالک میں تو ہم ملینز (Millions) میں ہیں۔ سیرالیون میں ہمارے ایک جج احمدی ہیں۔ غانا میں ممبرز آف پارلیمنٹ احمدی ہیں۔ فرنکوفون ممالک ہیں۔ اسی طرح ایسٹ افریقہ کے ممالک میں بھی بڑی جماعتیں ہیں۔ سب وہاں کے لوکل مقامی احمدی ہیں اور دوسروں کی نسبت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں۔

موصوفہ کے ایک سوال پر حضورِانور نے فرمایا افریقہ میں ہمارے سکول، ہسپتال کام کر رہے ہیں اور دوسرے مختلف رفاہِ عامہ کے کام جاری ہیں۔

ایم۔ٹی۔اے کے ذکر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اس کی نشریات دنیا بھر کے ممالک میں 24 گھنٹے نشر ہوتی ہیں۔ مختلف سیٹلائٹ کا استعمال کر رہے ہیں۔ عربوں کیلئے MTA 3 کے نام سے ایک علیحدہ چینل ہے جس کی نشریات 24 گھنٹے جاری رہتی ہیں۔ عرب دنیا میں ہمارا یہ چینل بہت دیکھا جاتا ہے۔

حضورِانور نے فرمایا کہ اب کل کا خطبہ جمعہ جو یہاں مسجد خدیجہ میں ہوگا MTA کے ذریعہ سے تمام دنیا میں نشر ہوگا اور اس کا آٹھ مختلف زبانوں میں live ترجمہ بھی ساتھ نشر ہوگا۔

ٹرکش ترجمہ قرآن کے ذکر پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ٹرکش ترجمہ قرآن کی نظرِ ثانی ہو رہی ہے اور اب بہت جلد شائع ہوجائے گا۔

عرب ممالک کے موجودہ حالات کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا کہ مسلمان ممالک کے خلاف بیرونی طاقتوں کا ڈبل سٹینڈرڈ نہیں ہونا چاہئے۔ بحرین، سعودی عرب، کویت کے بارہ میں جو سٹینڈرڈ ہے وہ مصر، سیریا اور دوسرے ممالک کیلئے کیوں نہیں ہے۔ بوزنیا اور سربیا کا مختلف سٹینڈرڈ ہے۔ پاکستان اور افغانستان کیلئے دوہرے معیار ہیں۔ آئیوری کوسٹ کیلئے مختلف سٹینڈرڈ ہے اور دوسرے بعض افریقن ممالک کیلئے مختلف معیار ہیں۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ عدل و انصاف کے ساتھ سب سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔ اور ایک ہی معیار ہونا چاہئے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مَیں تو پاکستان کیلئے دعا کرتا ہوں کہ پاکستان بچ جائے اور اس موجودہ کرائسز سے نکل آئے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَان کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔ جرمنی میں بسنے والے احمدی احباب اپنے ملک کے وفادار ہیں اور ملک کے قانون کے پابند ہیں۔ حضورِانور نے فرمایا کہ مَیں کہتا ہوں کہ احمدی جہاں بھی جاتا ہے اور وہاں

سیٹ ہو جاتا اور آباد ہو جاتا ہے تو وہ اس ملک کا شہری ہوتا ہے۔بعض ممالک میں ہمارے احمدی احباب آرمی کو Join کرتے ہیں اور اپنے وطن کی خاطر قربانیاں دیتے ہیں اور اپنے وطن کی طرف سے لڑائی میں حصہ لیتے ہیں۔

مسلمان ممالک کے حوالہ سے جہاد کے ذکر پر حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر جہاد سچا ہے تو پھر خدا آپ کی مدد کرے گا یہ خدا کا وعدہ ہے کہ سچے جہاد میں مسلمانوں کو خدا کی مدد اور نصرت ملے گی۔لیکن یہاں معاملہ اُلٹ ہے۔مسلم دنیا میں کہیں بھی خدا کی مدد نہیں ہے تو پھر جہاد کیسا؟ یہ سب لوگ مغربی ممالک سے مدد لے رہے ہیں۔ان کو خدا کی طرف سے کوئی مدد، نصرت نصیب نہیں ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضورِ انور نے فرمایا کہ اگر کسی کے پاس دو ممالک کی نیشنیلٹی ہے تو جو ملک آپ کو خوراک، رہائش دیتا ہے اور آپ کو ساری سہولیات دیتا ہے تو وہ آپ کا ملک ہے۔آپ اس کی خاطر کام کریں۔

تیسری عالمی جنگ کے حوالہ سے ذکر ہونے پر حضورِ انور نے فرمایا کہ مَیں نہیں چاہتا کہ یہ جنگ ہو۔لیکن مَیں محسوس کر رہا ہوں کہ دنیا اس جنگ کی طرف بڑھ رہی ہے۔ اگر آپ نہ بھی چاہیں کہ اس میں شامل ہوں لیکن حالات ایسے ہو جائیں گے کہ اس میں کھینچے جائیں گے۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قرآن کریم تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ اگر دو ممالک آپس میں لڑیں تو ان کو لڑائی سے روکو۔اگر ایک دوسرے پر ظلم کرتا ہے تو اس کے خلاف عدل و انصاف کے ساتھ کارروائی کر کے اس کو روکو۔ پھر جب بات ختم ہو جائے تو ان کو چھوڑ دو، آزادی سے ان کو رہنے دو۔ان کے کسی معاملہ میں دخل نہ دو اوران پر سختی نہ کرو، کوئی روکیں نہ ڈالو اوران پر کوئی پابندی نہ لگاؤ بلکہ حکم ہے کہ ان کو آزادی سے زندگی گزارنے دو۔

ممبر آف پارلیمنٹ Mrs. Aydan Ozugoz کی حضورِ انور سے یہ ملاقات چار بجے تک جاری رہی۔آخر پر موصوفہ نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

بعدازاں خاکسار (ایڈیشنل وکیل التبشیر) اور ایڈیشنل وکیل المال صاحب نے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے دفتری ملاقات کی اور اپنی اپنی ڈاک پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔

ساڑھے چار بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

آٹھ بجے حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج اپنے پیارے آقا سے ملاقات کرنے والے خوش نصیبوں میں جماعت برلن کے احباب اور فیملیز کے علاوہ Leipzig، Dresden، Hamburg، Schleswig اور Hannover کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز بھی شامل تھیں۔اس کے علاوہ پاکستان، ٹوگو (Togo) اور دوبئی سے آنے والے احباب و خواتین نے بھی شرفِ ملاقات حاصل کیا۔

آج مجموعی طور پر 21 فیملیز کے 89 افراد اور 22 سنگل افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 9 بجکر 40 منٹ تک جاری رہا۔

9 بجکر پچاس منٹ پر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ برلن تشریف لا کر نمازِ مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

۞۞۞۞۞۞

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاھد۔ مؤرخ احمدیت

سیدنا طاہرؒ کی پُرجلال پیشگوئی
’’پاکستان پر پیرتسمہ پا کے مسلط ہونے‘‘ کی نسبت پوری ہوگئی

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا:

’’تاریخ عالم سے ثابت ہے کہ مُلّاں کی حکومت جب بھی قائم ہوئی ہے اس نے قوم کو برباد کیا ہے اور یہ اس طرح ختم نہیں ہوا کرتی کہ ملک کے کچھ اور لوگ ان سے عنان لے لیں، یہ اس طرح ختم ہوا کرتی ہے کہ غیر ملک آکر پھر ایسے ملکوں پر قبضہ کیا کرتے ہیں کیونکہ ان کی حکومتیں ہمیشہ غداریوں پر منتج ہوتی ہیں اور اپنے وطن کو غیروں کے سپرد کرنے پر ان کی حکومتوں کا انجام ہوتا ہے۔

پس ان کی بے چینی بڑھ گئی ہے اور وہ محسوس کرنے لگے ہیں کہ ہر قیمت پر ہمیں مُلّائیت سے نجات حاصل کرنی ہوگی ورنہ یہ قوم کے لئے پیرتسمہ پا ثابت ہوگا۔ پیرتسمہ پا کا لفظ انگلستان کے نوجوانوں کو سمجھ نہ آئے اس لئے مَیں اس کی مختصر سی تشریح کر دیتا ہوں۔سندباد جہازی قصوں میں ایک یہ بھی قصہ ہے کہ ایک ایسے جزیرے پر اس کا جہاز ٹوٹا جہاں کہیں انسان کی تو کوئی خُوبُو نظر نہیں آتی تھی، کوئی اس کا وجود نہیں ملتا تھا۔لیکن ویسے بہت زرخیز جزیرہ تھا، بہت پھل ہر قسم کے خدا تعالیٰ کی طرف سے طبعی نعمتیں مہیا تھیں۔ وہ جزیرے میں بس گیا۔پھل ول ہر چیز اچھی ملتی تھی کھانے کو۔اچھی زندگی گزر رہی تھی مگر تنہائی نے مصیبت ڈالی ہوئی تھی۔ایک دفعہ گزرتے ہوئے اس کو ایک انسانی آواز آئی۔ اس نے دیکھا تو ایک درخت کے نیچے ایک بہت بوڑھا آدمی جس کی سفید ریش زمین کو چھو رہی تھی اور سر کے بال بھی لمبے اور سفید تھے، ہاتھ میں تسبیح پکڑی ہوئی اور ذکر الٰہی میں گویا بظاہر ذکر الٰہی میں مصروف تھا۔اس نے اس کو آواز دی۔ اس نے کہا میاں ذرا ادھر آؤ۔ دیکھو ٹانگیں، ان ٹانگوں میں خود کھڑا ہونے کی طاقت نہیں ہے۔اس نے دیکھا تو واقعی جس طرح ربڑ کی کوئی چیز ہو اس طرح ٹانگیں لٹکی ہوئی تھیں ان میں واقعۃً کوئی طاقت نہیں تھی۔ اس نے کہا مَیں تو دوسرے کے سہارے کا محتاج ہوں اس لئے تم اتنا مجھ پر احسان کرو کہ مجھے اپنے کندھے پر بٹھا لو تا کہ مَیں اپنے ہاتھ سے تازہ پھل توڑ کر کھاؤں اور یہ بھی مزہ لوں جو ٹانگوں والے مزے لیتے ہیں۔اس کو یہ کہانی سن کر بڑا رحم آیا اور اس نے کہا کہ اس میں تو کوئی بات نہیں مَیں آپ کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتا ہوں۔ چنانچہ دونوں ٹانگیں اس نے ایک اس طرف اور ایک اُس طرف رکھ کر اس کو اپنے کندھے پر بٹھایا اور پھل کھلایا۔ جب وہ پھل کھا چکا تو اس نے کہا اچھا بابا مَیں آپ کو اتارتا ہوں تو اس نے کہا اب تو مَیں نہیں اتروں گا۔اب تو مجھے جو مزہ پڑ گیا ہے کسی کے کندھے پر سوار ہو کر پھل کھانے کا، مَیں اتنا پاگل ہوں کہ اس مزے کو چھوڑ دوں، اس سے محروم رہ جاؤں۔ اب تو ہر حالت میں یہ ٹانگیں تمہاری گردن کا ہار بنی رہیں گی۔ چنانچہ اس نے کس کر اُن ٹانگوں کا پھندہ بنا کر اس کی گردن میں ڈال دیا۔ جب وہ اس کو گرانے کا ارادہ کرتا تو وہ پھندہ اور زیادہ سخت ہو جاتا تھا اور کہانی کے مطابق ہمیشہ کے لئے وہ بڈھا اس نوجوان پر سوار ہو گیا۔

مُلّاں کی بھی کوئی ٹانگ نہیں ہے، حکومت کرنے کی کوئی ٹانگ نہیں ہے کوئی جواز نہیں ہے کہ یہ حکومت پر آئے۔ اس کو دنیا کے نظم و انصرام سے تعلق ہی نہیں۔اس کو فہم ہی نہیں ہے کہ سیاست ہوتی کیا ہے۔اس کو تقویٰ کا بھی علم نہیں۔ اس کو عدل کا بھی علم نہیں۔اس کو انصاف کا کوئی تصور نہیں۔ دنیا کے جغرافیہ تک سے ناواقف ہے۔آج تک یہ بھی نہیں مانتا کہ چاند پر بھی کوئی انسان پہنچ چکا ہے۔اس قسم کا مُلّاں جو نہ دین کا علم رکھتا ہو نہ دنیا کا علم رکھتا ہو۔قرآن کریم کی وہ تفسیریں پڑھتا ہو جو گزشتہ زمانے میں بڑے بڑے بزرگوں نے لکھی مگر حالات سے ناواقفیت کے نتیجے میں بہت سی غلط باتیں قرآن کی طرف منسوب کر چکے ہیں۔ان کی دنیا وہی وسطی ازمنہ کی دنیا ہے۔اُس زمانے کے انسان کی سوچ ان کی سوچ ہے اور چونکہ دل تقویٰ سے خالی ہیں اس لئے علم بجائے نیکی پھیلانے کے ظلم اور سفا کی پھیلانے کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔ اپنے بِرتے پر مُلّاں کبھی دنیا میں حکومت نہیں کر سکتا۔کوئی قوم کبھی کسی مُلّاں کی حکومت کو برداشت نہیں کر سکتی اگر اس کو اختیار ہو چننے کا۔اس لئے واقعۃً یہ مثال ان پر صادق آتی ہے کہ ان کی اپنی ٹانگیں نہیں ہیں۔پھل کھانے کے لئے ہمیشہ سے اس طرح زندگی گزاری کہ گرا ہوا پھل کھاتے ہیں۔ ہمارے دیہات میں، ہمارے شہروں میں ان کی حیثیت صدقہ خیرات زکوٰۃ کھانے والوں کی سی ہے۔ بہت سے بعض شرفاء بھی ہیں، باغیرت بھی ہیں، اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا بھی جانتے ہیں لیکن انفرادی حیثیت سے۔Institution کے لحاظ سے، ایک نظام کے اعتبار سے یہ ہمیشہ مرہون منت رہے ہیں دوسروں کی رحم دلی کا، اور جو رزق ان کی جھولی میں ڈالا گیا اسی پر غنیمت کی۔اس کا بھی تو دل چاہتا ہے کہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔لیکن پاؤں ہیں نہیں کھڑے کسی پر ہوں۔ اس لئے اسلامی تاریخ میں مُلّاں نے جب بھی پھل پر براہ راست ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے وہ دوسروں پر سوار ہوا ہے۔ اسلامی سیاستدانوں پر سوار ہوا ہے۔ اسلامی بادشاہتوں پر سوار ہوا ہے اور ان کے کندھے پر چڑھ کر اس نے پھلوں پر ہاتھ ڈالے ہیں۔ اور وہ تو یہ سمجھتے رہے کہ عارضی قصہ ہے ہماری طرف سے اتنے احسان ہو رہے ہیں اس قوم پر تو کچھ اور سہی لیکن ہمیشہ مُلّاں پیرتسمہ پا بنا ہے قوموں کے لئے اور کبھی بھی اس نے پھر اپنے پھندے سے ان گردنوں کو آزاد نہیں کیا۔

کہانی کے مطابق وہ سیاح جو پیرتسمہ پا کے پھندے میں جکڑا گیا تھا اس کی نجات کا تو بالآخر سامان ہو گیا لیکن بدقسمتی سے حقیقی دنیا میں ہم ان قوموں کی نجات کا کوئی سامان نہیں پاتے۔جن لوگوں کی گردنیں ایک دفعہ مُلّاں کے پھندے میں جکڑی گئی ہیں پھر وہ کبھی آزاد نہیں ہوئیں‘‘۔

(خطبات طاہر۔جلد 5 صفحہ 165۔ناشر طاہر فاؤنڈیشن ربوہ۔مارچ 2009ء)

اخبار نوائے وقت کا اعتراف
(اسمبلی 1974ء کا اجماع خطرہ میں پڑ گیا)

پاکستان کا مشہور روزنامہ ’’نوائے وقت‘‘ لاہور معاند احمدیت صحافت میں ہمیشہ سرفہرست رہا ہے۔ اسی کے اداریوں نے 1974ء میں احمدیوں کے خلاف ملک بھر میں آگ لگائی۔اس نے اپنے 6/اکتوبر 1974ء کے شمارہ میں خصوصی مقالہ شائع کیا کہ احمدیوں کے کفر پر 72 فرقوں کا اجماع اُمّت ہو گیا۔اسی اخبار نے 22/اپریل 2009ء کو ’’قومی اجماع سے انحراف‘‘ کے زیرعنوان حسب ذیل اداریہ سپرد قلم کیا ہے جس کا لفظ لفظ شیر خدا سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی پیشگوئی کے بعینہٖ پورے ہونے کا اعلان عام کر رہا ہے۔

’’تحریک نفاذ شریعت محمدی کے امیر مولانا صوفی محمد نے کہا کہ عقیدتاً، قولاً اور عملاً وہی شریعت مانتا ہوں جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے اپنی نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ شریعت کی نفی کرنے والا مسلمان نہیں۔اس سے پہلے جلسہ عام میں خطاب کرتے ہوئے مولانا صوفی محمد نے کہا تھا کہ پاکستان میں کفر کا نظام رائج ہے۔موجودہ نظام کو ماننے والے حاکم اور دوسرے لوگ مشرک ہیں اور سپریم کورٹ و ہائی کورٹس غیر شرعی ہیں۔......مولانا صوفی محمد اور ان کے ترجمان ملک کے جمہوری نظام کو کفر قرار دے کر عہد جدید کے عدالتی ڈھانچے (سپریم کورٹ و ہائی کورٹس) پر غیر شرعی لیبل لگا رہے ہیں جبکہ انہوں نے سوات میں حاصل کی گئی کامیابی کو آگے بڑھانے کا عندیہ دیتے ہوئے دنیا بھر کے مسلمانوں سے کہا ہے کہ وہ نفاذ خلافت کے لئے آگے بڑھیں۔ تحریک طالبان کے ترجمان نے قاضی عدالتوں کے فیصلے کے بغیر ہتھیار حکومت کے حوالے کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے.........‘‘۔

(نوائے وقت 22/اپریل 2009ء)

ہر مکر انہیں پر الٹے گا ہر بات مخالف جائے گی
بالآخر میرے مولا کی تقدیر ہی غالب آئے گی
جیتیں گے ملائک، خائب و خاسر ہوگا ہر شیطان وطن
اے دیس سے آنے والے بتا کس حال میں ہیں یاران وطن

۞۞۞۞۞۞

جمعۃ المبارک کی اھمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

’’حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعہ چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔تو جمعوں کی اہمیت جمعہ پڑھنے کی اہمیت ہر احمدی کے دل میں ہونی چاہئے۔اور کوئی پروگرام، کوئی کھیل کود، کوئی کام یا کاروبار جمعہ کی نماز کی ادائیگی میں حائل نہیں ہونا چاہئے‘‘۔

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 95)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST, 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

حضرت مرزا ناصر احمدؒ بہ حیثیت پرنسپل

مکرم پروفیسر ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا ایک مضمون ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا مئی و جون 2009ء کی زینت ہے جس میں سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ کی بحیثیت پرنسپل مقبولیت اور شاندار کارناموں کا مختصر تذکرہ کیا گیا ہے۔ مکرم پروازی صاحب 1954ء میں بہ حیثیت طالب علم کالج میں داخل ہوئے اور چار سال میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد سولہ سال (1975ء) تک بہ حیثیت لیکچرار اور پروفیسر خدمت پر مامور رہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کے اعلیٰ تعلیم کے پہلے ادارہ کو جو حضرت مسیح موعودؑ کے عہد میں قائم کیا جا چکا تھا، از سرنو زندہ کرنے کی خدمت اپنے فرزند دلبند حافظ مرزا ناصر احمدؒ (ایم اے۔ آکسن) کے سپرد فرمائی تو آپؒ نے ایسا شاندار نمونہ پیش فرمایا کہ اس کالج اور مرزا ناصر احمد کا نام گویا ایک ہی نام بن گیا۔

تعلیم الاسلام کالج کا دورثانی 1944ء میں قادیان سے شروع ہؤا۔ اس کالج کا طرۂ امتیاز یہ تھا کہ جس کے سامنے یہ مقصد تھا کہ کوئی ذہین طالب علم (بلاتخصیص مذہب) محض اپنے وسائل کی کمی کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہ جائے۔ یہی مقصد کالج کے قومیائے جانے تک کالج کے ارباب حل وعقد کے سامنے رہا۔

اعلیٰ تعلیم یافتہ قابل اساتذہ کو اپنے کالج میں اکٹھا کرلینا اور انہیں ایک ہمہ وقت مستعد ٹیم کی صورت دے دینا حضرت صاحبزادہ صاحبؒ کا کمال تھا۔ اساتذہ اپنے پرنسپل کی ماتحتی نہیں بلکہ اُن سے محبت کیا کرتے تھے۔ لہجہ میں خلوص، باتوں میں ادب، مشورہ میں انکساری، اختلاف میں حیا اور پھر فیصلوں پر مستعدی سے عمل پیرا ہوجانے کا عزم صمیم! کالج کے اساتذہ کی یہ روایتیں ہی کالج کو نیک نام بنانے میں ممد ہوئیں اور سربراہ ادارہ کا کمال یہ تھا کہ کالج کی کسی کامیابی کا کریڈٹ خود نہیں لیتے تھے، اپنے ساتھیوں کے ساتھ بانٹ لیتے تھے۔

ایک سٹاف میٹنگ میں مَیں نے ایسی بات کہہ دی کہ سب ہنس دیئے اور پرنسپل صاحب نے بھی بآوازِ بلند خندہ فرمایا۔ لیکن میٹنگ ختم ہوئی تو محترم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب نے مجھے الگ لے جاکر کہا کہ دیکھو ہم سٹاف میٹنگز میں پرنسپل صاحب کے سامنے سر اٹھا کر بھی بات نہیں کرتے تم نے آج میٹنگ کو ہنسی کا میدان بنا دیا۔ میں نے نہایت ادب سے ان کی بات سنی مگر کوئی جواب نہیں دیا کہ میرے نزدیک کوئی ایسی ویسی بات نہیں ہوئی تھی جس سے بے ادبی کا کوئی پہلو نکلتا ہو۔ اگلے روز محترم چوہدری محمد علی صاحب سے سامنا ہؤا تو وہ ناراض سے نظر آئے۔ کچھ فرمانا چاہا مگر کچھ کہنے سے پہلے اُن کی آواز بھرّا گئی۔ محترم محبوب عالم خالد صاحب ملے تو مجھ سے کہا کہ تم میرے شاگرد بھی ہو اور بیٹوں جیسے ہو پرنسپل کے سامنے شوخی نہیں کرنی چاہئے۔ ...... ان سینئر اساتذہ کی یہ بات، یہ بات ثابت کرنے کو کافی ہے کہ ان کا اور پرنسپل کا عشق کا تعلق تھا افسری ماتحتی کا نہیں تھا۔

تقسیم ملک کے وقت کالج بھی اجڑ کر دربدر ہوگیا۔ قادیان میں اس کالج کی عظیم الشان عمارت تھی۔ لاہور میں پہلے ایک متروکہ اصطبل میں کالج کا آغاز ہؤا۔ بعد کو DAV کالج کی متروکہ عمارت الاٹ ہوئی جس کے دروازے کھڑکیاں غائب۔ دیواریں کہیں کھڑی کہیں سرنگوں، غرض عجیب بے سروسامانی کے عالم میں کالج شروع ہوگیا اور وہی بوسیدہ لٹی پٹی عمارت معتبر ہوگئی۔ کالج کی نیک نامی کا وہ چرچا تھا کہ غریب اور ذہین طالب علم جو خود کو معاشرہ میں بے سہارا محسوس کرتے تھے کھنچ کر کالج کی طرف آجاتے اور پرنسپل کی ایک مسکراہٹ ان کے سارے مسائل حل کر دیتی۔ مشہور شاعر احسان دانش مرحوم نے اپنی خودنوشت میں نام لے کر حضرت مرزا ناصر احمد کا ذکر خیر کیا ہے۔ لاہور کے کالجوں میں ایک چپقلش سی چلتی رہتی تھی مگر جہاں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا ذکر آتا لوگ ادب سے سر جھکا لیتے تھے۔

اسلامیہ کالج کے پرنسپل اور پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر پروفیسر حمید احمد خان نے مجھے بتایا کہ کشتی رانی کے مقابلہ کا فائنل اسلامیہ کالج اور تعلیم الاسلام کالج کے درمیان تھا۔ تعلیم الاسلام کالج پچھلے دوسال سے چیمپئن چلا آرہا تھا اب کے برس جیتنے کا مطلب یہ تھا کہ ٹرافی مستقل اُسکی ہوجائے گی۔ اسلئے میں نے اپنے کھلاڑیوں سے کہا کہ اگر آج تم لوگ تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم کو شکست دے دو تو میں تمہیں دوسو روپے انعام دوں گا۔ یہ خبر مرزا ناصر احمد صاحب تک پہنچی تو انہوں نے اعلان کیا کہ اگر اسلامیہ کالج کی ٹیم اُن کی ٹیم کو شکست دے دے گی تو وہ بھی اسلامیہ کالج کی ٹیم کو دو سو روپے انعام دیں گے۔ یہ سن کر ماحول کا سارا تناؤ دُور ہوگیا اور دونوں ٹیموں نے جان توڑ مقابلہ کیا۔ مگر تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے مقابلہ جیت لیا۔

لاہور کے ماحول میں کسی کالج کا پرنسپل ہونا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ کالجوں کے پرنسپل یونیورسٹی کی اکیڈیمک کاؤنسل اور سنڈیکیٹ کے ارکان بھی منتخب ہوتے تھے تاکہ یونیورسٹی کا نصاب بھی ان کی نگاہوں میں رہے اور یونیورسٹی کے دیگر انتظامی اور تعلیمی معاملات میں کالجوں کے پرنسپلوں کی رائے ارباب حل وعقد کے سامنے آتی رہے۔ حضرت میاں صاحب جب تک تعلیم الاسلام کالج کے پرنسپل رہے یونیورسٹی کے اکیڈیمک کاؤنسل کے رکن اور سنڈیکیٹ کے رکن رہے اور ان کی رائے کو بہت وقعت دی جاتی تھی۔ زرعی یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ظفر علی ہاشمی کہا کرتے تھے کہ سارے پنجاب میں ایک ہی کالج ہے جس کا نام سامنے آئے تو اس کے پرنسپل کا چہرہ آنکھوں کے سامنے پھرنے لگتا ہے۔

لاہور میں لڑکوں کی بے راہروی کا سامان سامنے دھرا رکھا تھا۔ مگر تعلیم الاسلام کالج کے لڑکے ان آلائشوں سے بچتے تھے کیونکہ انہیں اپنے کالج اور کالج کے پرنسپل کی آبرو کا خیال تھا۔ برمنگھم کے ایک غیرازجماعت ڈاکٹر نے مجھے بتایا کہ میں لاہور کے ایک کالج میں پڑھتا تھا۔ زیادہ وقت سنیما میں یا ہوٹلوں میں گزرتا تھا۔ ایک دن میرے والد صاحب نے مجھے بھاٹی دروازہ کے باہر ایک ہوٹل میں چائے پیتے ہوئے آ پکڑا اور سیدھے حضرت میاں صاحب کے پاس لے گئے کہ میرا بیٹا فلاں کالج میں پڑھتا ہے مگر بے راہرو ہونے پر مستعد ہے مگر میں تو اسے ڈاکٹر بنانے کا تہیہ کئے ہوئے ہوں۔ اور پھر شکایت کے انداز میں کہا کہ میں اسے بھاٹی کے ایک ہوٹل سے چائے پیتا ہؤا پکڑ کر لایا ہوں۔ میاں صاحب نے مجھے ایک نظر دیکھا اور فرمایا لڑکا تو ذہین معلوم دیتا ہے بس چائے زیادہ پینے کا شوقین ہے۔ میاں صاحب کی وہ نظر میرے اندر تک اتر گئی۔ کہنے لگے اب میں اسے کالج میں داخل تو نہیں کرسکتا کہ کالج ربوہ منتقل ہو رہا ہے، ہاں آپ اسے میرے کالج ہی میں داخل کروانا چاہتے ہیں تو ربوہ لے آئیں، میں کوشش کروں گا کہ یہ لڑکا اچھے نمبر حاصل کرلے۔ چنانچہ میں ربوہ آگیا۔ مجھے ہر وقت میاں صاحب کا خیال رہتا تھا کہ مجھے کہیں کسی ایسی جگہ دیکھ لیا جہاں مجھے نہیں ہونا چاہئے تو میں انہیں کیا جواب دوں گا۔

اس سلسلہ کے تو بے شمار واقعات ہیں کہ لوگ اپنے بچوں کو پکڑ کر تعلیم الاسلام کالج میں لے آتے اور پرنسپل کے سپرد کرکے مطمئن ہوجاتے۔ ممتاز سیاستدان ممتاز احمد کاہلوں کے والد انہیں آپؒ کے پاس لے کر آئے اور نہ پڑھنے کی شکایت کی۔ آپؒ نے صرف ایک بار ممتاز کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا اور پوچھا کہو پڑھنا چاہتے ہو اور کامیاب ہونا چاہتے ہو؟ ممتاز نے سر جھکا لیا۔ اور پھر ممتاز نہ صرف کامیاب ہؤا بلکہ سیاست میں بھی نام کمایا۔ پنجاب میں وزیر بھی رہا۔ یہ حضرت مرزا ناصر احمد کی نظر کی کرامت تھی یا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی سیاسی تربیت کہ ممتاز نے اپنا وزارت کا زمانہ نیک نامی سے بسر کیا۔ ربوہ سے گزرتے ہوئے ممتاز کی جھنڈے والی گاڑی مرزا طاہر احمد صاحبؒ کے دروازے پر ضرور رکتی تھی اور وہ انہیں حضرت صاحبؒ سے ملوانے لے کر جایا کرتے تھے۔

حضرت پرنسپل صاحب کی سرزنش کے تصور سے ہی جان نکلا کرتی تھی۔ کالج کی روئنگ ٹیم کا ایک کھلاڑی روئنگ کی پریکٹس کے لئے دریا پر ہونے کی بجائے کبڈی کا کوئی میچ دیکھ رہا تھا۔ پرنسپل صاحب نے سب کے سامنے اسے بلایا اور بیدوں پر دھر لیا۔ پلے پلائے مضبوط پہلوان قسم کے لڑکے کے منہ سے اُف تک نہیں نکلی وہ سزا کھا کر سیدھا دریا کی طرف بھاگا۔

سٹاف میں شامل ہونے کے بعد ایک روز کالج بند ہوجانے کے بعد ہم اپنے دوستوں کے ساتھ ایک لان میں کرسیاں بچھائے بیٹھے اور سگریٹ نوشی کررہے تھے۔ یکایک ایک دوست نے نعرہ لگایا: ارے میاں صاحب! ہماری تو جان نکل گئی۔ سب نے مڑ کر دیکھا۔ میاں صاحب نے اپنا بایاں ہاتھ بائیں کنپٹی پر شیلڈ کی طرح رکھا ہؤا تھا اور بغیر اِدھر اُدھر دیکھے سیدھے کالج کے دفتر کی طرف جارہے تھے گویا آپ نے ہمیں دیکھا ہی نہیں تھا۔ سب کا خیال تھا کہ اگلے روز جواب طلبی ہوگی۔ کچھ بھی نہیں ہؤا۔ ہاں اتنا ضرور ہؤا کہ ہم لوگوں نے کالج کے ماحول میں سگریٹ نوشی چھوڑ دی۔

ایک دیندار غیرازجماعت دوست اپنے جیسے دیندار بچے کو لے کر کالج میں آئے اور اسے کالج میں داخل کروا گئے کہ لڑکا پڑھ بھی جائے گا اور بے راہروی کے ماحول سے بھی بچا رہے گا۔ اس کے رشتہ داروں دوستوں نے اسے بہت سمجھایا کہ تم اپنے بچے کو ربوہ میں داخل کروا آئے ہو وہ اس کا دین خراب کر دیں گے۔ ان کا جواب یہی تھا کہ مجھے اپنے بچے کی سمجھ داری پر اعتماد ہے وہ گمراہ نہیں ہوگا۔ اور واقعی وہ بچہ گمراہ نہیں ہؤا۔ کچھ عرصہ بعد احمدیت کی آغوش میں آگیا۔ انجینئرنگ کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد نیک نامی سے ملازمت کی اور اب جماعت احمدیہ کینیڈا کا امیر ہے یعنی مکرم ملک لال خان صاحب۔ پچھلے برس ان کے والد کا انتقال ہؤا، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت کی آغوش میں آگئے تھے۔ یہ سارا کرشمہ بھی حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کے فیضان نظر کا تھا۔

پرنسپل صاحب اپنے طلبا اور سٹاف کو علمی لحاظ سے ترقی کرتے ہوئے دیکھنا چاہتے تھے۔ طلبا میں جوہر قابل تلاش کرتے رہتے اور ان کو ہر ممکن اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے کوشاں رہتے۔ صرف میرے زمانہ کے کالج کے شاگردوں میں سے سو سے زیادہ Ph.D. امریکہ میں موجود ہیں۔ یہ سب برکات حضرت مرزا ناصر احمدؒ کے وجود باجود سے وابستہ تھیں۔ سٹاف کو Ph.D کرنے کے لئے حوصلہ دیتے۔ ڈاکٹر سید سلطان محمود شاہد اور ڈاکٹر پروفیسر نصیر احمد خاں سٹاف پر ہوتے ہوئے Ph.D. کے لئے انگلستان گئے اور کامیاب واپس آئے۔ مجھے بھی تمام سہولتیں اور مراعات حاصل رہیں اور جب مجھے ڈاکٹریٹ کی ڈگری ملی تو حضورؒ کی خوشی دیکھنے کی تھی۔ میں ملنے کو حاضر ہؤا تو معانقہ فرمایا اور پہلی بار فرمایا آپ مجھے بیٹوں کی طرح عزیز ہیں!۔

ہمارا کالج ربوہ اور باہر کی دنیا کے درمیان ایک پل کی حیثیت رکھتا تھا اور اپنی زائد از نصاب سرگرمیوں کی

ماہنامہ ''احمدیہ گزٹ'' کینیڈا مئی و جون 2009ء میں شامل اشاعت محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کی ایک طویل نظم سے انتخاب پیش ہے:

سمعنا اور اطعنا سے یہ دل معمور ہے اپنا
مقدم دین ہو دنیا پہ ، یہ منشور ہے اپنا
ہمیں یہ جان و مال اور وقت سب قربان کرنا ہے
نئی نسلوں کے دل میں بھی یہی ارمان بھرنا ہے
مسیح کے ساتھ اک ہوگی جماعت دل فگاروں کی
محمد مصطفیٰؐ کے عاشقوں کی جانثاروں کی
صحیفوں میں پرانے حال سب مذکور ہے اپنا
مقدّم دین ہو دنیا پہ ، یہ منشور ہے اپنا

وجہ سے ممتاز تھا۔ مباحثے اپنے معیار کی وجہ سے سارے ملک میں مشہور تھے۔ دُور دُور سے اچھے مقررین ان میں شرکت کے لئے آتے۔ پرنسپل صاحب تقاریر اور مباحثوں کے لئے باہر سے آنے والے طلبہ کے ساتھ اُن کے ذہنی معیار پر اتر کر بات کرتے۔ یہی حال کھلاڑیوں کے ساتھ اُن کے تعلقات کا تھا۔ ربوہ باسکٹ بال کا بڑا اہم مرکز سمجھا جاتا تھا اور باسکٹ بال کی صوبائی اور قومی انتظامیہ میں پرنسپل تعلیم الاسلام کالج کا نام نامی موجود ہوتا تھا۔ پھر تعلیم الاسلام کالج علمی اور ادبی تقریبات کے لحاظ سے صوبہ بھر میں منفرد تھا۔ ہمارے ہاں کانووکیشن میں اہل علم بلائے جاتے تھے۔ یہ پہلا کالج تھا جس نے کُل پاکستان اردو کانفرنسوں کا اہتمام کیا اس میں حضرت مرزا ناصر احمد نے یہ سلوگن وضع کیا کہ ''اردو ہماری قومی ہی نہیں مذہبی زبان بھی ہے''۔ اب تو یہ بات ایک زمانے پر آشکار ہے کہ حضرت مرزا ناصر احمد کو مناسب سلوگن سوچنے کا خاص ملکہ تھا ان کا سلوگن ''محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں'' اب سارے عالم میں گونجتا ہے۔ کالج کی پہلی ایک روزہ اردو کانفرنس 1964ء میں ہوئی جو بہت کامیاب رہی۔ حضرت مرزا ناصر احمدؒ نے مسند خلافت پر متمکن ہونے کے بعد مجھے حکم دیا کہ میں دوسری کانفرنس کا اہتمام کروں جو دوروزہ ہو۔ 1967ء کی اس کانفرنس میں تین وائس چانسلرز، سولہ پروفیسرز اور دوسو سے زیادہ مندوبین شریک ہوئے۔ صوفی تبسم بھی منجملہ شعراء تشریف لائے۔ حضرت صاحب نے خاص تاکید فرمائی کہ ''میرے استاد ہیں ان کا خاص خیال رکھا جائے''۔ ایک شام سارے مندوبین کو ازرہ کرم اپنے مہمان کے طور پر دعوت میں مدعو کیا۔ یہ کانفرنس پہلی سے بھی زیادہ کامیاب رہی۔ ان دونوں کانفرنسوں کا سارا کریڈٹ حضرت صاحب کو جاتا ہے۔

کالج میں روس کے سائنسدان آئے۔ امریکہ کے اہل علم آئے۔ ہماری اپنی عدالت ہائے عالیہ کے جج صاحبان آئے۔ علماء آئے کبراء آئے سفراء آئے اور ان سب کو ربوہ لانے کا باعث تعلیم الاسلام کالج اور کالج کے پرنسپل مرزا ناصر احمد تھے۔

اردگرد کے کالجوں کے پرنسپل حضرات سے خوشگوار تعلقات رکھنا حضرت میاں صاحب کی اولین ترجیح تھی۔ سب ہی آپؒ کا نام سن کر احترام کرتے تھے۔ سرکاری اداروں کے ساتھ کالج کے معاملات کے سلسلہ میں رابطہ رکھنا ایک حد تک میرے ذمہ تھا۔ میں علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہوں کہ جب بھی کسی سرکاری افسر سے ملنے کے لئے جانا ہوتا وہ تعلیم الاسلام کالج کا نام سن کے احترام سے پیش آتے اور کہتے آپ تو مرزا ناصر احمد کے کالج سے آئے ہیں۔

ربوہ جیسی جگہ پر جہاں زمین شور، پانی نایاب، ضروریات زندگی عسیر الحصول، قدم قدم پر مشکلات اور رکاوٹیں راہ روکتی تھیں جماعت نے کالج کی بنیاد رکھ دی اور کالج کے آکسفورڈ کے پڑھے لکھے پرنسپل نے ہمہ وقت مزدوروں کی طرح محنت کر کے اور اپنا خون پسینہ ایک کر کے ایک عظیم الشان عمارت کھڑی کرلی۔ کڑکڑاتی دھوپ میں چھتری لے کر کھڑے رہتے۔ نگاہ ایسی عمارت شناس تھی کہ ذرا سا سقم بھی فوراً ان کی نگاہ میں آجاتا تھا۔

کالج کے ہال کی چھت پڑنے کا سماں تو اب تک آنکھوں کے سامنے ہے۔ سینکڑوں مزدور اپنے کام پر مستعد ہیں۔ شٹرنگ پڑ چکی ہے اب لنٹل پڑنے کا وقت ہے کہ گھٹا ٹوپ گھٹا اٹھی اور سب کے رنگ فق ہوگئے کہ اگر بارش ہوگئی تو سب کئے کرائے پر پانی پھر جائے گا۔ مگر حضرت مرزا ناصر احمد چھت پر کھڑے ہیں اور اسی انہماک سے کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ قریب کے لوگ کہتے ہیں کہ ان کے لبوں پر دعا ہے اور ایک آدھ بار آنکھ اٹھا کر بادلوں کی طرف بھی دیکھتے ہیں۔ پھر ایک بار انگلی اٹھا کر بادلوں کی طرف اشارہ کیا۔ یہ گویا بادلوں کو دُور ہٹ جانے کا حکم تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندہ کی بات نہیں ٹالی۔ گھٹا کھڑی رہی پانی کا ایک قطرہ نہیں برسا۔

حضرت مرزا ناصر احمدؒ کی طبیعت میں ایک خاص قسم کا مزاح تھا۔ چہرہ پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی مگر مزاج کے خلاف کوئی بات ہوجاتی تو چہرہ پر سنجیدگی چھا جاتی۔ باتوں میں ملائمت کے باوجود لئے دئے رہنے کا احساس ضرور موجود رہتا۔

ہمارے ایک دوست بشیر حاجی مرحوم سگریٹ نوشی کرتے تھے۔ ایک بار انہوں نے پرنسپل صاحب کو کسی مقصد سے شیخوپورہ سے فون کیا۔ میاں صاحب فرمانے لگے ''ٹیلیفون کرتے ہوئے تو سگریٹ پھینک دیا کرو۔ تمہارے منہ سے یہاں تک سگریٹ کی بوآ رہی ہے''۔

ہاسٹل کے سالانہ فنکشن میں تو سب اساتذہ ہی طلبا کی کڑوی کسیلی باتوں کا ہدف بنتے تھے مگر پرنسپل صاحب کی شخصیت کا لحاظ کرتے ہوئے اُن کی لاڈلی کار کو نشانۂ تضحیک و تمسخر بنایا جاتا تھا۔ ایک بار وہ لاڈلی کچھ زیادہ ہی تمسخر کا نشانہ بنی تو چوہدری محمد علی صاحب نے پابندی لگادی کہ اگلے فنکشن میں کوئی پرنسپل صاحب کی کار کے بارہ میں ایک لفظ تک منہ سے نہیں نکالے گا۔ میاں صاحب کو اس پابندی کا پتہ چلا تو کہلا بھیجا کہ اگر ''میری ولزلے'' کو نظر انداز کر دیا گیا تو میں فنکشن میں آنے سے انکار کردوں گا۔

آپؒ خود پر ہنسنے کا حوصلہ بھی رکھتے تھے اس لئے طالب علم آپؒ کی سزا بھی خندہ پیشانی سے جھیل جاتے تھے۔ اور یہ کہ جو طالب علم آپؒ کے ہاتھوں بیدزنی کا ہدف بنا وہ جب تک کالج میں رہا آپؒ کی بے پناہ شفقت اور محبت کا مورد رہا۔ ہمارا ایک دوست جو روئنگ کا کیپٹن تھا کہا کرتا تھا یار ہم بھی کہیں دو چار بید میاں صاحب سے کھالیتے تو باقی عمر چین سے گزرتی۔

حضورؒ کا سب سے بڑا کارنامہ کالج کو پوسٹ گریجوایٹ لیول تک لانے کا ہے۔ اس زمانہ میں آپؒ یہ کہتے نہیں تھکتے تھے کہ اگر پاکستان میں اعلیٰ تعلیم کو رواج دینا ہے تو مختلف کالجوں کو اعلیٰ تعلیم دینے کا حق ہونا چاہیے مگر یونیورسٹی کے ارباب حل و عقد عموماً اور محکمہ تعلیم کے حکام خصوصاً اس بات پر کان دھرنے کو تیار نہیں تھے۔ یونیورسٹی کو بالآخر سر تسلیم خم کرنا پڑا۔ مفصل کالجوں میں تعلیم الاسلام کالج پہلا کالج تھا جسے ایم اے عربی کی کلاسیں شروع کرنے کی اجازت ملی۔ یونیورسٹی کی طرف سے اس سلسلہ میں جائزہ کے لئے جو کمیشن آیا اس نے جو رپورٹ یونیورسٹی کو بھیجی اس میں ربوہ کو مرکزِ علم قرار دیا گیا تھا۔ کمیشن میں شامل ڈاکٹر شفیع صاحب نے بعد میں ایک بار مجھ سے فرمایا کہ اگر ربوہ میں ایم اے عربی کی کلاسیں شروع نہیں کی جاسکتیں تو پاکستان کا کوئی اور شہر اس کا مستحق نہیں۔

ایم اے عربی کی کلاسیں شروع ہوئیں تو نتائج دیدنی تھے۔ اول دوم اور سوم آنے والے طلبا ہمارے ہی کالج کے ہوتے تھے۔ یہی حال فزکس میں پوسٹ گریجوایٹ کلاسوں کا تھا۔ ایک بار کلاسیں شروع ہوگئیں تو M.Sc. فزکس کے نتائج حیران کن حد تک لوگوں کو چونکا دینے والے تھے۔ چنانچہ آپؒ نے اپنی زندگی میں اپنے اور حضرت مصلح موعودؓ کے اُس خواب کو پورا ہوتے دیکھ لیا جو خواب اس کالج کے افتتاح کے موقع پر دیکھا گیا تھا۔

محترم میاں نذر محمد صاحب درویش قادیان

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 11/مئی 2009ء میں محترم میاں نذر محمد صاحب درویش قادیان کا ذکر خیر اُن کے بیٹے مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

1948ء میں محترم میاں نذر محمد صاحب کی عمر 17 سال تھی جب حافظ آباد کے گاؤں پریم کوٹ میں حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی تشریف لائے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا پیغام پڑھ کر سنایا کہ احمدی جوان حفاظتِ مرکز کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ یہ آواز جب محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ کے کانوں میں پڑی تو انہوں نے اپنے بیٹے میاں نذر محمد کا ہاتھ حضرت مولانا صاحبؓ کے ہاتھ میں تھما دیا اور عرض کی کہ ''مولوی صاحب آپ اس کو فوراً قادیان پہنچائیں، اب میں اسے گھر لے کر نہیں جاؤں گی''۔ حضرت مولوی صاحب اُس لڑکے کو جودھامل بلڈنگ لاہور لے آئے جہاں چار روزہ ٹریننگ کے بعد جوانوں کو سلیکٹ کیا جانا تھا۔ محترم نذر محمد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ زیرتربیت جوانوں میں سب سے کم سِن مَیں تھا اور مجھے خدشہ تھا کہ اس وجہ سے مجھے مسترد نہ کردیا جائے چنانچہ مَیں نے اپنی برائے نام ہلکی مونچھوں پر سرسوں کا تھوڑا سا تیل لگا کر اوپر سرمہ لگالیا تاکہ میری مونچھیں بڑی اور نمایاں معلوم ہوں۔ پھر سینہ تان کر اور پاؤں کی انگلیوں پر قطار میں کھڑا ہوگیا اور منتخب کرلیا گیا اور اس طرح قادیان پہنچنے کی خواہش حیرت انگیز طور پر پوری ہوگئی۔ ابتدائی دنوں میں ایک دفعہ سیر کرتے کرتے مَیں احمدیہ محلّہ قادیان سے کچھ باہر نکل گیا تو چار سکھ بلوائیوں میں پھنس گیا۔ ایک کہنے لگا اس بکرے کو ذبح کرلیتے ہیں۔ دوسرے نے کہا کہ یہ چوہدری ظفراللہ خان کا آدمی ہے، اس کا تعلق احمدیہ جماعت سے ہے، اگر اس ایک بکرے کو ذبح کرو گے تو تمہیں کئی بکرے ذبح کروانے پڑیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ان پُرفتن حالات میں دشمن سے بچالیا۔ 1956ء میں میری والدہ مجھے ملنے قادیان آئیں۔ انہوں نے دیسی گھی بیچ کر کرایہ کا انتظام کیا تھا۔ لاہور سٹیشن پر ایک ذی ثروت احمدی نے کہا کہ ''مائی جتنے چاہو پیسے لے لو اور اپنا پرمٹ مجھے دیدو''۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''یہ پیسے سنبھال کر رکھو، میں تو اپنے مرکز قادیان اور اپنے درویش بیٹے کو دیکھنے کے لئے سڑ رہی ہوں''۔ جب یہ واقعہ کسی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تک پہنچایا تو حضورؓ نے اُن کے لئے دس روپے ماہانہ وظیفہ مقرر کردیا جو انہیں ساری زندگی ملتا رہا۔ اُس دَور میں کئی صحابہؓ کی صحبت سے فیض پایا۔ یہ صحابہؓ جب حضرت مسیح موعودؑ کی جدائی کا تذکرہ کرتے تو زاروقطار روتے۔ دس سال قادیان میں رہنے کے بعد 1958ء میں بعض گھریلو نامساعد حالات کی وجہ سے حضورؓ کی اجازت سے مَیں پاکستان آگیا اور 1964ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی کوشش سے مجھے واپڈا میں ملازمت مل گئی۔

محترم میاں نذر محمد صاحب نہایت مخلص، احمدیت کے عاشق اور فدائی تھے۔ نمازوں، تہجد، چندوں اور جماعتی کاموں میں پیش پیش رہتے۔ جلسہ سالانہ ربوہ میں بطور الیکٹریشن ڈیوٹی دیا کرتے۔ آپ داعی الی اللہ بھی تھے اور خدمت خلق کا جذبہ بھی بہت نمایاں تھا۔ اہل محلّہ میں سے اگر کوئی آدھی رات کو بھی بجلی کی خرابی دُور کرنے کے لئے کہتا تو کبھی انکار نہ کرتے اور کسی لالچ کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ اپنی گفتگو میں دعوت الی اللہ کے پہلو نکال لیا کرتے تھے۔ اپنے محکمہ میں احمدی مشہور تھے اور اپنے افسروں کو بھی دعوت الی اللہ کیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ پول کے اوپر بجلی ٹھیک کررہے تھے کہ پول میں کرنٹ آگیا اور دونوں نیچے گر کر زخمی ہوگئے۔ ساتھی چند دن بعد فوت ہوگیا اور آپ کو اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ آپ نے اسے احمدیت کے معجزہ کے طور پر اپنے ساتھیوں کے سامنے پیش کیا۔

سلسلہ کی کتب ہمیشہ زیرمطالعہ رہتیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد تو خود کو جماعت اور خدمت خلق کے لئے وقف کردیا۔ زیارت مرکز کے مواقع تلاش کرتے۔ آپ کی وفات پر اہل علاقہ نے بہت دکھ اور افسوس کا اظہار کیا۔ آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 6/جنوری 2009ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کے کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

اللہ اللہ وہ حسینؓ ابن علیؓ جس کے لئے
کربلا کی حشر سامانی تھی جنت کی امیں
وہ سراپا عشق تھا، معراج تھی اُس کی نماز
روح اس کی عرش پر تھی خاک پر اس کی جبیں
کیوں سمجھ پایا نہ اُس کو دشمنِ آل رسولؐ
ایک تھا خونِ حسینؓ اور خونِ خیر المرسلیںؐ
کر عطا اُمّت کو یا رب عزم و ایثارِ حسینؓ
ہو عطا پھر ملّتِ بیضا کو اِک حِصنِ حصیں

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ ستمبر 2009ء میں ''مناجات'' کے زیرعنوان شائع ہونے والے منظوم کلام سے انتخاب ہدیۂ قارئین ہے:

خداوند تو مجھ کو دولتِ ایماں عطا فرما
جو تیری یاد میں بے چین ہو وہ جاں عطا فرما
غبارِ بارِ عصیاں کو میرے یکسر جو دھو ڈالے
میرے مالک! مجھے وہ دیدۂ گریاں عطا فرما
مرا تن، میرا دل، تیری عبادت سے نہ غافل ہو
لگن اپنی عطا کر، سینۂ بریاں عطا فرما
رگوں میں میرے حُبِّ مصطفیٰؐ ہو موجزن یاربّ
سکونِ دل عطا فرما، قرارِ جاں عطا فرما
طریقِ احمد مرسلؐ پہ مجھ کو استقامت دے
میرے سینے میں یارب حکمتِ قرآں عطا فرما
اسیرِ نفس سرکش ہوں، میرا ہر کام ناکارہ
دلِ مُردہ ہوں، میرے درد کا درماں عطا فرما

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

14th October 2011 – 20th October 2011

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 14th October 2011

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat
00:30	Insight: recent news in the field of science.
00:45	Historic Facts
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 6th August 1998.
02:25	Tarjamatul Qur'an class: rec. 20th July 1995.
03:40	Journey of Khilafat
04:00	Ghazwat-e-Nabi
05:00	Jalsa Salana United Kingdom: an address delivered by Huzoor on 25th July 2009.
06:05	Tilawat
06:15	Dars-e-Hadith
06:30	Historic Facts
07:05	Children's class with Huzoor.
08:05	Siraiki Service
09:00	Rah-e-Huda
10:30	Indonesian Service
12:00	Live Friday Sermon: delivered by Huzoor.
13:15	Tilawat
13:25	Dar-e-Hadith
13:40	Zinda Log
14:05	Bengali Service
15:25	Real Talk
16:30	Friday Sermon [R]
18:00	MTA World News
18:30	Lajna Imaillah UK Ijtema: an address delivered by Huzoor in 2008.
19:25	Yassarnal Qur'an
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:35	Friday Sermon [R]
22:00	Insight: recent news in the field of science.
22:15	Rah-e-Huda

Saturday 15th October 2011

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat
00:25	International Jama'at News
00:55	Liqa Ma'al Arab: rec. on 2nd June 1998.
01:55	Fiq'ahi Masa'il
02:30	Friday Sermon: rec. on 14th October 2011.
03:40	Seerat Sahaba Rasool (saw)
04:25	Rah-e-Huda
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	International Jama'at News
07:10	Yassarnal Qur'an
07:40	Huzur's Jalsa Salana Address
08:30	Question and Answer Session: recorded on 22nd November 1998.
09:35	Friday Sermon [R]
10:45	Indonesian Service
12:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Zinda Log
13:00	Intikhab-e-Sukhan
14:05	Bengali Service
15:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:15	Intikhab-e-Sukhan [R]
22:20	Rah-e-Huda [R]

Sunday 16th October 2011

00:00	MTA World News
00:15	Friday Sermon: rec. on 14th October 2011.
01:30	Tilawat
01:40	Liqa Ma'al Arab: rec. on 3rd June 1998.
02:40	Friday Sermon [R]
04:10	Dars-e-Hadith
04:30	Yassarnal Qur'an
05:00	Faith Matters
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
06:55	Beacon of Truth
08:00	Faith Matters
09:15	Huzur's Jalsa Salana Address
09:55	Indonesian Service
10:55	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon.
12:05	Tilawat
12:20	Zinda Log
13:00	Bengali Service
14:00	Friday Sermon [R]
15:15	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:30	Faith Matters [R]
17:30	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth [R]
19:45	Real Talk
21:00	Attractions of Canada
21:30	Huzur's Jalsa Salana Address [R]
22:10	Friday Sermon [R]
23:15	Ashab-e-Ahmad

Monday 17th October 2011

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:45	Yassarnal Qur'an
01:10	International Jama'at News
01:45	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th June 1998.
02:45	Attractions of Canada
03:10	Friday Sermon: rec. on 14th October 2011.
04:20	Ashab-e-Ahmad
05:00	Faith Matters
06:00	Tilawat &Dars-e-Hadith
06:30	International Jama'at News
07:05	Seerat-un-Nabi
07:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 14th December 1998.
10:00	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 22nd July 2011.
11:15	MTA Variety
12:05	Tilawat
12:15	International Jama'at News
12:50	Zinda Log
13:15	Bengali Service
14:15	Friday Sermon: rec. on 23rd December 2005.
15:20	MTA Variety [R]
16:05	Dars-e-Hadith [R]
16:20	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Arabic Service
19:35	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th June 1998.
20:35	International Jama'at News
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15	MTA Variety [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Tuesday 18th October 2011

00:05	MTA World News
00:20	Seerat-un-Nabi (saw)
01:00	Tilawat
01:20	Insight: recent news in the field of science.
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 9th June 1998.
02:35	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: rec. on 14th December 1998.
04:15	Importance of Salat
05:15	Jalsa Salana United Kingdom: opening address delivered by Huzoor on 24th July 2009.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Insight: recent news in the field of science.
07:00	Unity of God
07:10	Yassarnal Qur'an
07:40	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 28th November 1998.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon.
12:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat [R]
12:20	Zinda Log
12:55	Insight: recent news in the field of science.
13:05	Bengali Service
14:05	Khuddamul UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 27th September 2009.
15:05	Yassarnal Qur'an
15:30	Historic Facts
16:25	Rah-e-Huda
18:00	MTA World News
18:30	Beacon of Truth
19:35	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 14th October 2011.
20:35	Insight: recent news in the field of science.
20:50	Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:05	Khuddamul Ahmadiyya UK Ijtema [R]
23:05	Real Talk

Wednesday 19th October 2011

00:10	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Yassarnal Qur'an
01:30	Liqa Ma'al Arab: rec. on 10th June 1998.
02:35	Learning Arabic
03:30	Unity of God
03:45	Question and Answer Session: recorded on 28th November 1998.
04:55	Khuddamul UK Ijtema: an address delivered by Huzoor on 27th September 2009.
06:00	Tilawat & Dua-e-Mustaja'ab
06:50	Yassarnal Qur'an
07:15	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
07:50	Children's class with Huzoor.
09:00	Question and Answer Session: recorded on 25th February 1996. Part 1.
10:00	Indonesian Service
11:05	Swahili Service
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Zinda Log
13:05	Friday Sermon: rec. on 23rd December 2005.
14:05	Bengali Service
15:15	Dua-e-Mustaja'ab [R]
16:00	MTA Sports
16:35	Fiq'ahi Masa'il
17:15	Dua-e-Mustaja'ab [R]
18:05	MTA World News
18:20	Khuddamul UK Ijtema
19:10	MTA Sports [R]
19:30	Dua-e-Mustaja'ab [R]
20:05	Real Talk
21:10	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:50	Children's class with Huzoor. [R]
22:55	Friday Sermon [R]

Thursday 20th October 2011

00:00	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
01:15	Liqa Ma'al Arab: rec. on 4th November 1999.
02:15	Fiq'ahi Masa'il
02:50	Hadhrat Masih Nasiri Ka Asal Pegham
03:20	Dua-e-Mustaja'ab
03:55	Friday Sermon: rec. on 23rd December 2005.
04:50	Jalsa Salana UK: opening address delivered by Huzoor on 28th July 2006.
06:00	Tilawat
06:20	Beacon of Truth
07:25	Yassarnal Qur'an
08:05	Faith Matters
09:15	Qur'anic Archaeology
09:50	Indonesian Service
10:55	Pushto Service
11:45	Tilawat
11:55	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon delivered on 14th October 2011.
13:00	Zinda Log
13:35	Tarjamatul Qur'an class: rec. 20th July 1995.
14:55	Qur'anic Archaeology
15:30	Journey of Khilafat
16:15	Yassarnal Qur'an [R]
16:40	Faith Matters
18:00	MTA World News
18:15	Jalsa Salana UK: an address delivered by Huzoor on 29th July 2006.
19:10	Qur'anic Archaeology [R]
19:35	Faith Matters [R]
20:40	Beacon of Truth
21:45	Tarjamatul Qur'an class [R]
23:40	Journey of Khilafat [R]

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587

Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 18 | Friday 07 October, 2011 | Issue No. 40

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ یورپ۔ جون 2011ء

پاکستان میں اب بھی ایک مضبوط جماعت قائم ہے تاہم ان کی زندگیاں سختیوں کے سائے تلے گزر رہی ہیں۔

کینیڈا کی حکومت اور لوگوں کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ آپ کی دنیا کے امن کے حصول کے لئے کوششیں بہت قابل تعریف ہیں۔

(جرمنی میں کینیڈا کے سفیر کی حضورِانور سے ملاقات میں متفرق امور پر گفتگو)

کسی شخص کو بھی اس بات کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ بانیانِ مذاہب یا کسی بھی مذہب کی تضحیک یا بے ادبی کرے۔

لامذہب لوگوں کو بھی پیغمبروں اور مذاہب کی تضحیک یا بے ادبی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ اخلاقیات کا بنیادی اصول ہے۔

(ممبر نیشنل اسمبلی Mr. Stefan Rupper اور جرمن حکومت کے کمشنر برائے انسانی حقوق Mr. Markus Loning کی حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات میں متفرق امور پر گفتگو)

جرمنی کی ممبر آف پارلیمنٹ Mrs.Schuster اور Mrs.Aydan Ozugoz کی حضورِانور سے ملاقات میں باہمی دلچسپی کے مختلف امور پر گفتگو۔

برلن کے مشن ہاؤس کی عمارات کا معائنہ، برلن شہر کی سیر۔ فیملی ملاقاتیں

(جرمنی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر

29/جون 2011ء بروز بدھ:

صبح سواچار بجے (4:15) حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد خدیجہ برلن تشریف لاکر نمازِ فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

صبح حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

کینیڈا کے سفیر کی حضورِانور سے ملاقات

صبح دس بجکر پچیس منٹ پر حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے، جہاں کینیڈا کے سفیر Mr. Peter Boehm نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کا شرف پایا۔ سفیر صاحب نے اپنا تعارف کرتے ہوئے بتایا کہ وہ تین سال کیلئے یہاں بھیجے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے علم میں ہے کہ حضورِانور کی ملاقات کینیڈا کے پرائم منسٹر سٹیفن ہارپر سے ہوئی تھی اور یہ کہ انہوں نے خود بھی کیلگری کی مسجد کو دیکھا ہے جو کہ ایک خوبصورت اور عظیم عمارت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت کینیڈا میں پھل پھول رہی ہے اور استفسار کیا کہ یو۔کے میں کیا صورتحال ہے؟

حضورِانور نے جواب دیا: ''یوکے میں بھی جماعت بڑھ رہی ہے۔ جب سے مَیں یو۔کے میں آیا ہوں، احمدی یورپ کے مختلف ممالک سے ہجرت کر کے لندن آرہے ہیں تا کہ وہ میرے قریب ہوسکیں۔ مَیں ان کو اس کے لئے کہتا نہیں کیونکہ ہمارا تمام دنیا میں پھیلنا ہی بہتر ہے، بجائے ایک جگہ پر اکٹھا ہونے کے۔''

سفیر صاحب کے عرب دنیا میں تبدیلیوں کے بارہ میں ایک سوال کے جواب میں حضورِانور نے فرمایا:

''ہم بھی باقی دنیا کا حصہ ہیں، اس لئے ان تبدیلیوں میں ہمیں بھی دلچسپی ہے۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں کو غیر جمہوری طریقوں پر حکومت کی مخالفت نہیں کرنی چاہئے۔

''مذہبی نقطہ نظر سے مظاہروں کی مذمت کرتا ہوں، تاہم میری ان حکومتوں کو بھی وارننگ ہے کہ اگر انہوں نے لوگوں کے حقوق ان کو نہ دیئے اور انصاف سے کام نہ لیا، تو پھر قدرتی طور پر ان کو ایسے حالات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ دنیا میں اس بات کی ضرورت ہے کہ ایک مناسب جمہوریت قائم ہو۔ اور حکومتیں اپنے عوام کو دول و انصاف مہیا کریں۔

اگر کوئی حکومت اس بات کی دعویدار ہے تو پھر اس کے مطابق کرنا چاہئے۔ اگر کوئی حکومت الیکشن ہار جاتی ہے تو اس کو شکست تسلیم کرنی چاہئے، بجائے ووٹنگ میں دھاندلی کرنے کے۔ دوسری طرف اگر حکومت جمہوری طور پر منتخب ہوئی، پھر لوگوں کو ان کی پالیسیوں کو تسلیم کرنا چاہئے۔''

سفیر صاحب نے کہا کہ انہوں نے حضورِانور کی سوانح کے متعلق پڑھا ہے، اور پاکستان کی موجودہ صورتحال کو جاننا چاہتے ہیں۔ اس پر حضورِانور نے فرمایا:

''مَیں ایک پاکستانی شہری ہوں اور میرے پاس پاکستانی پاسپورٹ ہے۔ بطور سربراہِ جماعت مَیں وہاں نہیں رہ سکتا، کیونکہ وہاں رہ کر مَیں اپنے مذہب پر عمل نہیں کرسکوں گا اور نہ ہی تبلیغ۔ پاکستان میں احمدیوں کو 'سلام' یا 'بسم اللہ' کہنے کی اجازت نہیں ہے اور اس وجہ سے جماعت کے سربراہ طور پر میرا وہاں رہنا مشکل ہے، کیونکہ پھر میں اپنے پیروکاروں کی رہنمائی نہ کرسکوں گا کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔۔ اسی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ کو پاکستان سے ہجرت کرنا پڑی۔''

حضورِانور نے فرمایا:

''1974ء میں ہمیں قانون اور دستور اساسی کی رُو سے غیر مسلم قرار دیا گیا۔ تاہم میرا خیال ہے کہ قانون اور دستور کو مذہب کے معاملات میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جنرل ضیاء نے جماعت احمدیہ کے بارہ میں مزید سخت قانون وضع کئے جس سے چوتھے خلیفہ کو ہجرت کرنا پڑی۔''

حضورِانور نے سفیر موصوف کے ایک سوال کے جواب میں فرمایا:

''پاکستان میں اب بھی ایک مضبوط جماعت قائم ہے، تاہم ان کی زندگیاں سختیوں کے سایہ تلے گزر رہی ہیں۔ وہاں تین چار ملین لوگ ہیں اور ان سب کیلئے ہجرت کرنا ممکن نہیں، کوئی بھی ملک ان کو نہیں لے سکے گا۔''

حضورِانور نے فرمایا؛

''کینیڈا کی حکومت اور لوگوں کے ہمارے ساتھ بہت اچھے تعلقات ہیں۔ Jason Kennie جو امیگریشن منسٹر ہیں، میرا ایک اچھے دوست ہیں، اور 28/مئی کے واقعہ کے بعد انہوں نے مجھے فون کیا اور میرے ساتھ افسوس کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ وہ ممکن حد تک احمدیوں کو لینے کو تیار ہیں، لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ ہر چیز کی ایک حد ہوتی ہے۔''

سفیر صاحب نے پوچھا کہ کیا وہ حضورِانور کے خیر سگالی کے جذبات وزیر Kennie کو پہنچا دیں، جس پر حضورِانور نے فرمایا: ضرور۔ حضورِانور نے فرمایا کہ منسٹر Kennie اتنے ہمدرد اور محبت کرنے والے ہیں، جس پر بعض لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید وہ بھی احمدی ہیں۔

حضورِانور نے مزید فرمایا:

''احمدیہ جماعت کے تمام ممالک اور ان کے افسران سے اچھے تعلقات ہیں۔ مَیں سٹیفن ہارپر صاحب سے ان کے پرائم منسٹر بننے سے پہلے اور بعد میں بھی ملا ہوں۔ مجھے خوشی ہے کہ ان کو majority ملی ہے کیونکہ اگر گورنمنٹ مضبوط نہ ہو تو اسے ہر وقت چھوٹے چھوٹے معاملات میں پریشانی رہتی ہے بجائے لمبی مدت کی پلاننگ اور پالیسی بنانے کی طرف توجہ کرنے کے۔''

حضورِانور نے فرمایا: ''مَیں نے ان کو مبارکباد کا خط بھی لکھا تھا۔''

سفیر صاحب نے کہا: ''مجھے آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی ہے، خاص طور پر آپ کی دنیا کے امن کے حصول کیلئے کوششیں بہت قابلِ تعریف ہیں۔''

حضورِانور نے کہا کہ خلیفۃ المسیح الرابعؒ کینیڈا کے بہت مداح تھے اور خاص طور پر ایک دفعہ کہا کہ ان کی یہ خواہش ہے کہ کاش تمام دنیا کینیڈا بن جائے یا کینیڈا تمام دنیا بن جائے۔ میٹنگ کے اختتام پر ایمبیسیڈر صاحب نے حضورِانور کے بقیہ قیام جرمنی کیلئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ آخر پر ایمبیسیڈر نے حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ یہ ملاقات گیارہ بجے تک جاری رہی۔

مشن ہاؤس کے دفاتر کا معائنہ

بعدازاں حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے دفاتر کا معائنہ فرمایا۔ مسجد خدیجہ کے بیرونی احاطہ میں

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں